

حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی



مسک
الحق
کادائی

لاہور
الحق
کادائی

مذہبی جمعیۃ
الحق
پاکستان
کارتھان

شماره: 03

۲ تا ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ 15 تا 21 جنوری 2016ء

جلد: 47

محمد رسول اللہ
سید الانبیاء کی بشارات
پہلی کتابوں میں

سعودی عرب

مملکت کے قانون کے مطابق
دہشت گردوں کو پھانسیاں درست اقدام ہے۔

امیر محمد بن فیصل بن فیصل بن سعود



قرآن مجید اور
حاملین قرآن کے فضائل

قرآن مجید

ترک کی تعریف.....!؟

حصول تعلیم کے بہانے شادی میں تاخیر.....!؟

دوران نماز انگلیوں کے پٹاخے نکالنا.....!؟

اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

معزز کون؟

ارشاد باری ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: 13)
 ”اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا ہے اور پھر تم کو مختلف قبوئیں اور خاندان بنا دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔“

برداری خاندان اور قوموں کی بنیاد پر انسان نے آج تلواریں نیام سے نکال رکھی ہیں اور معزز و محترم بننے کے دنیاوی اور مادیت پرستانہ اصولوں نے انسان کو اپنے ہی بھائی اور اپنے ہی قبیلہ کے افراد کے سامنے لاکھڑا کیا ہے۔ لیکن اگر انسان اپنے خالق و مالک کی ابدی ہدایت اور کتاب روشن سے رہنمائی لے کر اس دنیا میں زندگی گزارنے کا عزم مصمم کرے تو یہ معاشرہ امن، محبت اور اخوت کی آماجگاہ بن جائے اس صورت میں وہ جان جائے گا کہ قبائل و اقوام اور خاندان و برداری کی تقسیم کا مقصد کیا ہے؟ عزت و توقیر اور احترام و وقار کے ان مصنوعی اصولوں میں سوائے حقوق کی پامالی اور ظلم و ستم کے کچھ نہیں جبکہ فی الحقیقت معزز و محترم وہ ہے جو اپنے دل میں اللہ کی محبت اور اللہ کا خوف سمیٹے ہوئے ہے اور اپنے اوپر تقویٰ کا لباس اوڑھے ہوئے ہے:

﴿يَبْتَغِيْ اَدَمًا قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ لِبَاسًا يُّوَادِي سَوَاتِيْكُمْ وَ يَنْشَاطُ وَاٰيَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ (الأعراف: 26)

”اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس اس سے بھی بڑھ کر ہے۔“

اقوام ماضی نے بھی جب آسمانی اصولوں کو پس پشت ڈالا اور شیطانی شکنجے میں جھکڑے گئے تو ذلت و رسوائی اور بدامنی ان کا مقدر ٹھہری، لیکن اگر وہ اللہ کے اصولوں کو اپناتے تو فرائی نعمت اور خوشحالی سے ہمیشہ لطف اندوز ہوتے:

﴿وَكُوْنُوْا اَهْلَ الْاِيْتِيْ اٰمِنُوْا وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ سَيَّئِلُهُمْ وَاَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتٍ النَّعِيْمِ﴾ (الباقعة)

”اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دیتے اور اور ہم انہیں راحت و آرام کی جنتوں میں لے جاتے۔“

اللہ کی معیت کا اعزاز بھی صاحب تقویٰ کو حاصل ہوگا اور اس اعزاز سے بڑھ کر اور اعزاز کیا ہو سکتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ﴾ (النحل)

”یقیناً! اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور حسن سلوک اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔“
 مسلمانوں کو جان لینا چاہیے کہ تقویٰ، نیکی اور حسن سلوک ہی اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے جبکہ اس کے بغیر دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی ناکامی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لہیانی

فتنوں سے اجتناب

[عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ"۔] (بخاری)

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی اور کسلی سے، بزدلی اور ہمت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے بھی تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔“ (بخاری)

کچھ انسانی کمزوریاں ہیں اگر کوئی انسان ان میں مبتلا ہو جائے تو وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ ان سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

پناہ سے مراد اللہ کی حفاظت میں آنا ہے اور جو اللہ کی حفاظت میں آجائے وہ ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ان کمزوریوں میں سے ① ایک کمزوری کسی کام سے عاجز آجانا ہے۔ وسائل کے ہوتے ہوئے بھی کام نہ کرنا اور مقدر کی شکایت کرتے رہنا ناپسندیدہ فعل ہے اسی طرح کاہلی اور سستی بھی انسان کو بے کار بنا دیتی ہے۔ کامل انسان کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ ② بزدلی بھی ایک کمزوری ہے ”بزدلی“ فارسی میں بکری کو کہتے ہیں جو کہ ایک ڈرپوک جانور ہے۔ بزدل یعنی بکری کے دل جیسا جو کہ اپنے سائے سے ڈرتا ہے۔ بزدلی بہادری کی ضد ہے اور یہ کمزوری افراد اور قوموں کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔ آپ ﷺ نے بڑھاپے سے بھی اللہ کی پناہ طلب کی ہے۔ ③ اس طرح کہ بڑھاپے میں اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں پینائی اور سماعت بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ بڑھاپے میں تنہائی بھی پریشان کرتی ہے تی کہ گھر کے لوگ بھی اس سے تنگ پڑ جاتے ہیں اور وہ موت کے انتظار میں ایڑیاں رگڑتا رہتا ہے۔

ان کمزوریوں کے علاوہ بھی کچھ چیزیں ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ طلب فرمائی ان میں پہلی چیز عذاب قبر ہے۔ قبر کا عذاب برحق ہے اور قیامت کی منزلوں میں سے پہلی منزل قبر ہے۔ قبر میں راحت و آرام بھی ہے اور شدید عذاب بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبر جنت کی وادی ہے یا جہنم کا گڑھا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”قبر میں ایسے خطرناک سانپ ہیں کہ ان میں سے اگر کوئی سانپ قبر سے نکل کر زمین پر پھونک مار دے تو پوری زمین جل جائے اس پر کوئی فصل باقی نہ رہے۔ اس کے علاوہ زہریلے بچھو ہوں گے۔“ گنہگار کی قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس میں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں اور نیک انسان کی قبر اس کی حد گاہ تک فراخ کر دی جاتی ہے۔ لہذا آپ ﷺ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے اور حضور ﷺ زندگی اور موت کی آزمائشوں سے بھی اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ زندگی ایک آزمائش ہے جس میں کبھی خوشحالی اور کبھی تنگ دستی ہوتی ہے کبھی خوشی اور کبھی غم ہوتا ہے۔ ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور موت کی آزمائش میں بھی اللہ کی رضا طلب کرنی چاہیے۔ ہمیں بھی ان معاملات میں اللہ سے پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

۳۴ اسلامی ممالک کا عسکری اتحاد

پچھلے دنوں سعودی عرب کی وزارت دفاع کی طرف سے ۳۴ اسلامی ممالک پر مشتمل مشترکہ فوجی اتحاد کا اعلان کیا گیا۔ جو سعودی عرب کا نہایت قابل تحسین اقدام ہے۔ جس کا مقصد دہشت گردی کے مختلف گروپوں کی کارروائیوں کا انسداد اس میں فرقہ واریت اور شدت پسندی کے خلاف مؤثر اقدام بھی شامل ہے۔ اتحاد کا ہیڈ کوارٹر ریاض میں ہوگا۔ اتحاد میں مصر، قطر، عرب امارات، ترکی، ملیشیا، افریقی ممالک اور پاکستان بھی شامل ہیں۔ البتہ ایران، عراق اور شام شامل نہیں۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ جناب عادل الجعیر نے پیرس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”سعودی عرب کی سربراہی میں ۳۴ اسلامی ممالک کا یہ اتحاد داعش و دیگر دہشت گرد گروپوں سے نمٹنے کے لیے بنایا گیا ہے۔“ شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود نے ریاض کے ایئر بیس پر ایک پرہجوم پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ ”اس وقت داعش کی سرگرمیاں شام اور عراق میں بڑے زور و شور سے جاری ہیں۔ یمن اور لیبیا بھی اس سے متاثر ہیں۔ اب تک مسلم ممالک انفرادی طور پر دہشت گردی سے نمٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر اس مشترکہ فوجی محاذ کے قیام سے رکن ممالک کے لیے دہشت گردوں اور ان کی سرگرمیوں سے متحدہ طور پر نمٹنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔“

اس عسکری اتحاد کے حوالہ سے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ”انسداد دہشت گردی کے لیے سعودی عرب کی قیادت میں ۳۴ مسلم ممالک کے اتحاد میں پاکستان کی شمولیت کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ پاکستان کو سعودی عرب کے ساتھ کدھ سے کدھ ملا کر چلنا ہوگا۔ کیونکہ پاکستان اور سعودی عرب کی سلامتی کو ایک جیسے خطرات کا سامنا ہے اور ان کا دشمن بھی ایک ہی ہے۔ خطے میں داعش اور دیگر عسکریت پسند تنظیموں کے خلاف کسی بھی قسم کے انتہائی اقدام کو خوش آمدید کہنا چاہیے۔“

بلاشبہ داعش کو شام، عراق اور ایران کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس کے قیام میں امریکہ کی مہلک پالیسیوں کا بھی عمل دخل ہے۔ یہ تنظیم بہت بڑا قندہ ہے۔ امریکہ ڈبل گیم کھیلنے کا عادی ہے۔ وہ ایران کا بھی یار ہے اور سعودی عرب کے ساتھ بھی ہے۔ آخر گریٹر اسرائیل بھی وہی چاہتا ہے۔ یورپ اور امریکہ نے اس عسکری اتحاد پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اس وقت امت مسلمہ بے شمار مسائل سے دوچار ہے۔ دہشت گردی نے امن و امان کی صورت کو تہہ و بالا کر دیا ہے۔ اس لیے مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اسلام دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رہ سکیں۔ سعودی عرب جو عالم اسلام کا محسن ملک ہے اس نے دہشت گردی اور دوسرے کٹھن مسائل کے انسداد کے لیے فوجی اتحاد تشکیل دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس اتحاد کا دائرہ کار مسلم ممالک سے باہر تک پھیلا دیا جائے تاکہ اتحاد مزید مستحکم ہو جائے۔

اس اسلامی اتحاد کے بارے میں امام کعبہ فضیلۃ الشیخ الدكتور صالح بن حمید حفظہ اللہ نے حرم کی میں اپنے خطبہ جمعہ المبارک میں جو فرمایا ہے وہ اہل اسلام کے دل کی آواز ہے۔ ”یہ بابرکت اتحاد اسلامی ممالک کو رد عمل کی دنیا کے حالات پر دسترس رکھنے کی کیفیت میں لے جائے گا اور جہاں پہل کرنے کی ضرورت ہوگی وہاں امت اسلامیہ اب پہل کر سکے گی۔ اس کی برکت سے امت اسلامیہ اغیار کی تقلید سے نکل آئے گی اور خود کو مضبوط کر کے اتحاد و اتفاق قائم کر لے گی۔ علاقے کی افراطیوری کا فور ہو جائے گی۔ یہ اتحاد دین اسلام کی عزت ہے۔ امت کی کرامت ہے سکون و چین اور پروقار زندگی کا ضامن اور تعمیر و ترقی کی بنیاد ہے۔ اتحاد کے ذریعے اب امت کا طاقتور چہرہ بھی سامنے آئے گا۔ کیونکہ امت اسلامیہ خود بھی امن و سکون میں رہنا پسند کرتی ہے اور اپنے دوسروں کو بھی امن ہی میں دیکھنا چاہتی ہے۔ یقیناً یہ ایک بابرکت اتحاد ہے جس کا مقصد جائز اختلاف رائے قبول کرتے ہوئے کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کیے بغیر اور فتنے برپا کرنے اور پرفریب نعروں سے دور رہتے ہوئے امت میں اتحاد قائم کرنا ہے۔“

مدیر اعلیٰ
بیت انشاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 قرآن مجید اور جالبین قرآن..... (جلد ۱۱)
- 11 مقام رسول
- 14 ایک دھوپ تھی کہ ساتھ ہی آفتاب کے
- 16 سیدہ سمیہ بنت کعبہ
- 19 قہر آلود کیا ہے..... (علم)
- 20 آسان تیری لہر پہ شبنم افشانی کرے
- 22 واقعہ اصحاب انخل
- 23 مؤرخ اہل حدیث کی وفات پر پیغامات
- 24 اخبار الجہاد

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زمینبر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بتی پوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بیل اشتراک

- سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
ہذریہوی بی 650/- روپے
ہذریہوی ممالک سے 6000/- روپے
نی پرچہ 20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”بیت انشاری“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

سعودی حکومت کی طرف سے دہشت گردوں کو پھانسیاں درست اقدام ہے۔ امیر محترم

مشترکہ اقدار کی بنیاد پر رواداری کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ فرقہ وارانہ انتشار کی آگ ہمیں جلا کر رکھ دے گی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ طاغوت مسلم امہ میں انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مسلم دنیا میں سفارتی کشیدگی باعث افسوس ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس کے عہدیداران سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ریاستوں کو ایک دوسرے کے قوانین کا احترام کرنا چاہیے اور کسی ریاست کو کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا حق حاصل نہیں۔ ایران اور سعودی عرب کی لڑائی کے مسلم دنیا پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ دہشت گردی ایک عالمی ناسور ہے، ملکر ہی اس ناسور کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ امریکہ اور مغربی طاقتیں مسلم امہ کا تماشا دیکھ رہی ہیں۔ یمن کے حوثی باغیوں کی سعودی عرب کے خلاف جنگ کے بعد سعودی عرب کو اپنے دفاع کے لیے سخت پالیسیاں اپنانا پڑیں۔ پاکستان، سعودی عرب، عراق، ایران اور شام میں فرقہ وارانہ کشمکش سے طاغوتی طاقتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں اور یہ عالمی کھیل کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام تر فرقہ وارانہ اختلافات کے باوجود ہمیں مشترکہ اقدار کی بنیاد پر رواداری کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ فرقہ وارانہ انتشار کی آگ ہمیں جلا کر رکھ دے گی۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ سعودی عرب میں حدود تعزیرات کا نظام قرآن و سنت کا آئینہ دار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سعودی قیادت اور ان کے عوام کو خود دہشت گردی کا سامنا ہے۔ وہاں پر فرقہ وارانہ سرگرمیاں حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرتی ہیں۔ شدت پسندی اور قبضہ گیری کی سیاست کوئی بھی ملک برداشت نہیں کر سکتا۔ لہذا سعودی حکومت کی طرف سے دہشت گردوں کو پھانسیاں درست اقدام ہے۔

سعودی عرب کے اندرونی معاملات میں مداخلت ناقابل برداشت ہے۔ حافظ عبدالکریم

جس طرح پاکستان میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن ضرب عضب جاری ہے اور سینکڑوں دہشت گردوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچایا جا چکا ہے اسی طرح سعودی عرب نے 47 دہشت گردوں کو جو سینکڑوں انسانوں کے قاتل تھے ان کے انجام تک پہنچا دیا ہے۔ ان تمام دہشت گردوں کو سعودی عرب کی عدالتوں نے جرائم کی روشنی میں سزائے موت دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر حافظ عبدالکریم چیئرمین سینیٹنگ کمیٹی مذہبی امور نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے وفد سے ملاقات کرتے ہوئے کیا اور کہا کہ سعودی عرب کے عدل کی اس دور میں مثال نہیں ملتی کہ جو بے گناہ ثابت ہو کر جیلوں سے رہا ہوئے انہیں ڈیڑھ کروڑ ریال زر تلافی ادا کیا گیا۔ سعودی عرب پر امن ملک ہے اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت شراکیزی ہے۔ تہران اور مشہد میں سعودی سفارت خانے پر حملہ قابل مذمت ہے۔ ایک طرف ایران شام میں بشار الاسد کی حمایت کر رہا ہے جو لاکھوں انسانوں کا قاتل ہے، جس نے پورے شام کو اجاڑ کر رکھ دیا اور لوگ ہجرت پر مجبور ہو گئے تو دوسری طرف وہ ایک باغی شخص باقر النمر کی سزائے موت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے دہشت گردوں کی حمایت کر رہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نے کہا کہ سعودی عرب کی پالیسی ہمیشہ بڑی متوازن رہی ہے۔ مگر داعش اور القاعدہ کی تشدد دانہ پالیسی کو فروغ دینے والوں سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف پوری دنیا دہشت گردوں کا گھبراہٹ کرنے کا مطالبہ کرتی ہے اور دوسری طرف بعض لوگ دہشت گردوں کی حمایت میں مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔ ہم سعودی عرب کو یقین دلاتے ہیں کہ دہشت گردوں کے خلاف آپریشن میں ہم سعودی عرب کے ساتھ ہیں۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے 34 اسلامی ممالک کا عسکری اتحاد قائم کر کے بڑا عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ اتحاد صرف اور صرف دہشت گردی کے خلاف ہے، دہشت گردی فکری ہو یا عسکری انتہائی نقصان دہ ہے، اب وقت آچکا ہے کہ اس کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے، اس نے اسلام کو بہت بدنام کیا ہے۔ اگر پاکستان کی حکومت ضرب عضب آپریشن نہ کرتی تو امن قائم نہ ہوتا۔ اسی طرح سعودی عرب کو بھی دہشت گردی کا سامنا ہے، اس کا علاج یہی ہے کہ دہشت گردوں کو ان کے انجام تک پہنچا دیا جائے۔

کارکنان کا ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی قیادت میں سعودی عرب کے حق میں مظاہرہ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی قیادت میں مرکزی دفتر 106 راوی روڈ کے باہر سعودی عرب کے حق میں مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے تہران میں سعودی سفارت خانے کو جلائے جانے پر ایران کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ ایران سعودی عرب کے ساتھ محاذ آرائی کرنا چاہتا ہے۔ یمن میں حوثیوں باغیوں کی سرپرستی کر رہا ہے، سعودی عرب حرمین شریفین کے تحفظ کی جنگ لڑ رہا ہے۔ دہشت گردوں کو پھانسی دینا سعودی سالمیت کے لیے ناگزیر تھا۔ ایران کو سعودی عرب کے قوانین کا احترام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تہران میں سعودی سفارت خانے کو جلایا گیا اور اس سعودی پرچم کی توہین کی گئی جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ ہم اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ دہشت گردی کے خلاف سعودی عرب نے بڑی قربانیاں دی ہیں، ہم اپنی جانوں پر کھیل کر حرمین شریفین کا تحفظ کریں گے۔ مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر سعودی عرب کے حق اور ایران کے خلاف نعرے درج تھے۔

مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات اسلامیہ
سلمان کالونی سیال پور خیبر پختونخوا پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

باپ اور بیٹے کی حادثاتی موت

سوال

میرے دادا جان اور والد محترم گاڑی میں سفر کر رہے تھے سانسے سے آنے والا ٹرب گاڑی سے ٹکرا گیا اس حادثہ میں دونوں فوت ہو گئے واضح رہے کہ والد محترم میرے دادا جان کے کھوتے بیٹے تھے اور ہم دو بھائی ہیں۔ جائیداد کی تقسیم کیسے ہوگی؟

جواب

پہلے تو ہم عا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حادثہ میں فوت ہونے والے دونوں بزرگوں کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ شریعت کے مطابق ایک سے زیادہ رشتہ دار کسی حادثہ مثلاً آگ لگنے پانی میں ڈوبنے یا زلزلہ کی وجہ سے مکان گرنے میں اکٹھے فوت ہو جائیں اور یہ علم نہ ہو سکے کہ ان میں سے پہلے کون فوت ہوا ہے اور بعد میں کون مرے تو ایسے اجتماعی حادثہ میں فوت ہونے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔ بلکہ ان کے زندہ ورثاء متروکہ جائیداد کے حقدار ہوں گے۔ صورت مسئلہ میں باپ اور بیٹا دونوں ہی ایک حادثہ میں فوت ہوئے ہیں ان میں سے کسی کی موت کے متعلق تقدیم و تاخیر کا علم نہیں ایسے حالات میں باپ بیٹے کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی بیٹے کو باپ کی جائیداد کا حقدار قرار دیا جائے گا۔ بلکہ فوت ہونے والے کی جائیداد کے زندہ دونوں بھائی وارث ہوں گے۔ یعنی فوت ہونے والے باپ بیٹے کی جائیداد کو ملا کر اس کے دو حصے کیے جائیں گے پھر ایک حصہ ایک بھائی کو اور دوسرا حصہ دوسرے بھائی کو دے دیا جائے گا۔ جس طرح سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو جنگ یمامہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے طاعون عمواس میں فوت ہونے والوں کے متعلق حکم دیا کہ ”زندہ وارثوں کو فوت شدگان کا وارث بنایا جائے اور فوت ہونے والوں کو ایک دوسرے کا وارث نہ بنایا جائے۔“ (بیہقی: ج ۲ ص ۲۲۲)

امام مالک نے جنگ جمل، جنگ صفین اور حرہ کے دن قتل ہونے والوں کے متعلق یہی فتویٰ دیا تھا کہ انہیں ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا بلکہ ان کے جو زندہ ورثاء ہیں انہیں ان کا وارث بنایا جائے گا۔ (موطا امام مالک: ج ۱ ص ۳۳۰ مع تنویر المصالح) واللہ اعلم!

ترکہ کیا ہے.....؟

سوال

میرے والد گرامی جب فوت ہوئے تو انہوں نے دو قسم کا ترکہ اپنے پیچھے چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ ارضی جو انہیں ہمارے دادا کی طرف سے بطور وراثت ملا تھا اور کچھ زمین انہوں نے اپنی محنت سے خریدی تھی ایک مکان بھی انہوں نے بنایا تھا۔ اب تقسیم میراث کس قسم کی جائیداد پر لاگو ہوگی؟ واضح رہے کہ میری ایک بہن بھی زندہ ہے۔

جواب

ترکہ کے متعلق ہمارے ہاں بہت غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ہمارے ہاں ترکہ اسے خیال کیا جاتا ہے جو باپ دادا سے بطور وراثت ملا ہو اور جو کچھ فوت ہونے والے نے اپنی محنت سے کمایا ہو اسے ترکہ میں شمار نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ ہر منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو ترکہ کہا جاتا ہے خواہ اسے وہ وراثت میں ملی ہو یا خود کمائی کر کے حاصل کی ہو۔ بہر حال مرنے کے بعد جو کچھ میراثی نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور کسی دوسرے شخص کا اس میں حق نہیں اسے ترکہ کہا جائے گا۔ اگر اس کی متروکہ جائیداد میں متعین طور پر کسی غیر کا حق ہے تو اس وقت وہ مال اس کے ترکہ میں شامل نہیں کیا جائے گا جب تک اس دوسرے کا حق ادا نہ کر دیا جائے۔ مثلاً مرنے والے نے اپنی کوئی چیز کسی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی اس نے اس قدر مال نہیں چھوڑا کہ اسے دے کر گروی شدہ چیز کو واپس لے کر لیا جاسکے تو ایسی چیز مرنے والے کے ترکہ میں شمار نہیں ہوگی کیونکہ اس چیز کے ساتھ کسی غیر کا حق متعلق ہے۔ اس کے برعکس وہ چیز موتی کے ترکہ میں شمار ہوگی جس کا سبب ملک اس کی زندگی میں قائم ہو چکا تھا لیکن وہ چیز اس کے مرنے کے بعد اس کی ملکیت میں شامل ہوگی۔ مثلاً ایک شخص نے کسی حکومتی سیکم سے پلاٹ لینے کے لیے درخواست دی جو بذریعہ قمر اندازی تقسیم ہوتا تھا، لیکن اس کے مرنے کے بعد اس کے نام پلاٹ کا قمر نکل آیا تو اس صورت میں وہ پلاٹ اس کا ترکہ شمار ہوگا کیونکہ اس پلاٹ کے حصول کا سبب وہ اپنی زندگی میں قائم کر چکا تھا۔

اس مقام پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ شادی شدہ بچی کے فوت ہونے کی صورت میں اس کا سامان جہیز حق مہر اور شادی کے موقع پر ملنے والے تحائف وغیرہ اس کا ترکہ شمار ہوں گے والد کا اس کے تمام مال پر قبضہ کر لینا یا والدین کا جہیز کو دوسری بچی کی شادی کے لیے رکھ لینا جائز نہیں۔ صورت مسئلہ میں مرحوم نے جو جائیداد بھی اپنے پیچھے چھوڑی ہے اس کے تین حصے کیے جائیں، دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے اس میں یہ تفریق نہیں ہوگی کہ کوئی جائیداد اسے وراثت میں ملی تھی اور کوئی جائیداد اپنی محنت سے حاصل کی تھی۔ ہر قسم کی جائیداد قابل تقسیم ہوگی بشرطیکہ اس کے ساتھ کسی غیر کا حق وابستہ نہ ہو اگر جائیداد کا کوئی حصہ کسی دوسرے سے متعلق ہے تو اس کی ادائیگی کے بعد وہ تقسیم ہوگی۔

دوران نماز انگلیاں چٹھانا

سوال ہم نے کچھ نمازی دیکھے ہیں جو دوران نماز اپنی انگلیاں چٹھانے میں مصروف رہتے ہیں یا اپنے کپڑے درست کرتے رہتے ہیں کیا ایسا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے قرآن وحدیث کے مطابق اس عمل کا کیا حکم ہے۔

جواب دوران نماز انگلیاں چٹھانا یا اپنے کپڑے درست کرنا ایک فضول کام ہے اس سے نماز تو باطل نہیں ہوتی البتہ نماز کے خشوع اور خضوع میں فرق ضرور آ جاتا ہے اس کے علاوہ نماز کی یہ حرکت دوسرے نمازیوں کی تشویش کا باعث ضرور بنتی، بہر حال ایسی حرکات انتہائی ناپسندیدہ ہیں جو نماز کے خشوع میں خلل انداز ہوں۔ فقہاء ومحدثین نے دوران نماز حرکات کی پانچ اقسام ذکر کی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- ❖ **حرکت واجب**..... اس سے مراد ایسی حرکت ہے جس پر نماز کا کوئی فعل واجب موقوف ہو۔ مثلاً ایک نمازی کو دوران نماز یاد آیا کہ اس نے نجاست آلود جرابیں پہن رکھی ہیں تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وہ اپنی جرابیں اتار دے اس قسم کی حرکت ضروری ہے کیونکہ نجاست آلود جرابوں میں نماز نہیں ہوتی۔
- ❖ **حرکت مسنون**..... ایسی حرکت جس پر نماز کا کمال موقوف ہو۔ مثلاً دوران نماز کسی کا وضو ٹوٹ گیا تو صف میں جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پر کرنے کے لیے حرکت کرنا یہ حرکت مسنون ہے کیونکہ دوران نماز صف میں خلا پر کرنا مسنون عمل ہے۔
- ❖ **حرکت مکروہ**..... ایسی حرکت جس کی دوران نماز کوئی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی تکمیل نماز کے ساتھ اس کا کوئی تعلق تھا۔ جیسا کہ صورت مسنونہ میں ہے کہ دوران نماز اپنی انگلیوں کے پٹانے نکالنا ایسی حرکت انتہائی ناپسندیدہ ہے۔
- ❖ **حرام حرکت**..... جو بہت زیادہ اور مسلسل ہو۔ مثلاً حالت قیام میں نمازی نے ایسی حرکت شروع کی پھر اسے رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی برقرار رکھا ایسا معلوم ہو کہ یہ انسان نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ کسی دوسرے کام میں مصروف ہے۔ ایسی حرکت حرام ہے۔
- ❖ **حرکت مباح**..... مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ جو حرکت ہو۔ مثلاً ضرورت پیش آنے پر نمازی کھجلی کرنے لگے یا آنکھوں کے آگے آنے والے کپڑے کو دور کر دے وغیرہ بہر حال نمازی کو چاہیے کہ دوران نماز فضول قسم کی حرکات سے خود کو بچائے رکھے تاکہ اس کی نماز خشوع اور خضوع سے ادا ہو۔ واللہ اعلم!

اعلیٰ تعلیم اور شادی

سوال میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے کرتے عمر کی اس حد کو پہنچ چکی ہوں کہ مجھے اب شادی کی کوئی رغبت نہیں رہی اور ہمارا مادی پہلو بھی کسی کو ہم سے شادی کرنے کی ترغیب نہیں دیتا اس سلسلہ میں آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں۔

جواب سب سے پہلے تو میری تمام والدین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو اس قدر اعلیٰ تعلیم دلوانے میں مصروف نہ رکھیں کہ وہ شادی کی عمر سے گذر کر مایوسی کی دہلیز پر جا بیٹھیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم میں رسول اللہ ﷺ کی متبادل بیویوں کے درج ذیل اوصاف بیان کیے ہیں ان میں کہیں بھی اعلیٰ تعلیم یا عالمہ فاضل کا ذکر نہیں ملتا۔

① سچی مسلمان، ② ایمان دار، ③ فرمانبردار، ④ توبہ گزار، ⑤ عبادت گزار، ⑥ روزے دار (تحریم: ۵)

اتنی تعلیم ضروری ہونی چاہیے جو مذکورہ بالا اوصاف میں مدد و معاون ہو۔

دوسری گزارش سائلہ سے ہے کہ وہ عجز و انکسار کے ساتھ بارگاہ الہی میں گزرگرا کر التجا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا خاندان مقدر کر دے جو اخلاق و دینداری کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہو۔ جب انسان صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوگا اور دعا کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قبولیت کی رکاوٹوں کو دور کر کے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مایوس نہیں کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔“ (المومن: ۶۰)

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا درج ذیل فرمان مد نظر رکھنا چاہیے: ”جان لو کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرنے میں بہت سی خیر و برکت ہے کیونکہ اللہ کے ہاں مدد صبر کے ساتھ خوشحالی بد حالی کے ساتھ اور آسانی تنگی کے ساتھ وابستہ ہے۔“ (مسند احمد: ج ۱ ص ۳۰۸)

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سائلہ کی مشکلات کو حل فرمائے تاکہ دنیا و آخرت میں اسے کامیابی نصیب ہو۔



قرآن مجید اور عالین قرآن کی فضیلت

ترجمہ: جناب محمد ہاشم یزانی / جناب عبدالقیوم عبدالستار — نظریات: جناب حافظ یوسف سرخ — تاریخ: 13 ربیع الاول 1437ھ / 25 دسمبر 2015ء

نے اس کی خوش خبری سنا دی تھی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنذَرْتُكَ لُغِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ﴾ (الشعراء)

”اور اگلے لوگوں کی کتابوں میں بھی یہ موجود ہے۔“

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سابقہ انبیاء کرام سے جتنی بھی کتابیں منقول ہیں، ان تمام میں نزول قرآن کا تذکرہ اور اس کے اشارے موجود ہیں۔

سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ ایسا نبی بھیجے جو قرآن مجید کی آیات کی تلاوت بھی کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم بھی دے۔ چنانچہ ان دونوں نے یہ دعا مانگی کہ:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (البقرة: 129)

”اور اے رب! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول بھیجے، جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے۔“

قرآن مجید رب العالمین کا کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقیقی معنوں میں حروف اور آواز کے ساتھ خود کلام کیا ہے، اس کا آغاز بھی اللہ کی طرف سے ہوا ہے اور آخری زمانے میں یہ اسی کی طرف ہی لوٹ جائے گا۔ اللہ کے اس کلام کو فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سنا اور ایک ایسے نبی پر اسے نازل فرمایا کہ جو تمام رسولوں سے بہتر اور افضل ہیں۔ نزول قرآن کے لیے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا وہ جگہ بھی افضل ترین اور جس مہینے میں نازل ہوا وہ مہینہ بھی تمام مہینوں کا سردار اور جس رات کو نزول قرآن ہوا وہ رات بھی افضل ترین یعنی شب قدر اور جس امت کے لیے نازل ہوا وہ امت بھی بہترین اور جس زبان میں نازل ہوا وہ زبان بھی تمام زبانوں سے افضل ترین اور جامع ترین ہے۔

قرآن مجید ایسی کتاب ہے کہ جس کی مثل کوئی دوسری کتاب نہیں ہو سکتی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَجْعَلُ لَهُ عِوَجًا﴾ (الکہف)

”تقریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی۔“

اسی طرح قرآن مجید کے نازل کرنے پر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾ (الفرقان)

”نبیائے متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لیے نذیر ہو۔“

قرآن مجید کی قسم اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قرآن مجید رب العالمین کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حقیقی معنوں میں حروف اور آواز کے ساتھ خود کلام کیا ہے۔ اس کا آغاز بھی اللہ کی طرف سے ہوا ہے اور آخری زمانے میں یہ اسی کی طرف ہی لوٹ جائے گا۔

﴿يَسَّ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ﴾ (یس)

”یس! قسم ہے قرآن حکیم کی۔“

قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھا کر اس کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَلَا أُفْسِدُ بِمَوْجِعِ النُّجُومِ﴾ (وَإِنَّكَ لَلْقَسَمُ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ﴾ (الواقعة)

”نہیں، میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے گرنے کی جگہ کی، اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔“

اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق اس قرآن مجید میں موجود ہے۔ اسی طرح یہ ان تمام کتابوں پر حاوی، انہیں منسوخ کرنے والی اور ان کے مندرجات کی امین کتاب ہے۔

قرآن مجید کے نازل ہونے سے پہلے ہی انبیاء کرام

حمد و ثناء کے بعد:

اے مسلمانو! اپنی ذات اور اسماء و صفات کے لحاظ سے ہمارا رب کریم ہر طرح کامل و اکمل ہے۔ اس کا کوئی ہم پلہ اور مثل نہیں۔ اس کی صفات اکمل ترین اور خوبصورت ترین ہیں۔ اس کی صفات میں سے ایک صفت کلام بھی ہے، وہ جب جیسے اور جو مرضی چاہے کلام کرنے پر قادر ہے اور اس کے کلمات کی کوئی انتہا نہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَ لَوْ جُمِنَا بِسَبِيلِهِ مَدَدًا﴾ (الکہف)

”کہہ دیجئے کہ اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے روشنائی بن جائے تو وہ ختم ہو جائے گا مگر میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی، بلکہ اتنی ہی روشنائی ہم اور لے آئیں تو وہ بھی کفایت نہ کرے۔“

سب سے حسین ترین کلام اسی اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس کے کلام کو مخلوق کے کلام پر وہی فوقیت حاصل ہے جو خالق کو مخلوق پر۔ بندوں پر اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

اپنے بندوں پر شفقت فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی رشد و ہدایت کیلئے ان میں انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتابیں نازل فرمائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور سیدنا ابراہیم اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے صحیفے نازل فرمائے۔ آسمانی کتابوں کا سلسلہ ایک ایسی کتاب یعنی قرآن مجید پر ختم فرمایا کہ جو مقام و مرتبہ اور قدر و منزلت میں تمام کتابوں سے عظیم ترین ہے۔

قرآن مجید کے نازل کرنے پر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَكُمُ

جلتی ہیں اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے تمام اجزاء ہم تک ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں۔

”اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں اُسے سن کر اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو ایسے رب سے ڈرنے والے ہیں، اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہ راست پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے اس کے لیے بھر کوئی بادی نہیں ہے۔“ (الزمر: 23)

یہ ایسی مستقیم کتاب ہے کہ جس میں کوئی بیزہا پین اور تعارض و اختلاف نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اگر ہر اللہ

کے سو کسی اور کی عرف سے ہوتا

تو اس میں بہت کچھ اختلاف

بیانی پائی جاتی۔“ (النساء: 82)

یہ سب سے خوبصورت اور افضل

ترین بات ہے، ارشاد ربانی ہے:

”اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے۔“ (الزمر: 23)

امام نووی رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

”یہ آیت مبارکہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ

قرآن مجید تمام باتوں سے افضل اور احسن ہے،

چاہے وہ باتیں آسمان سے نازل شدہ ہوں یا ان کا

تعلق غیر نازل شدہ باتوں سے ہو۔“

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے عظیم کتاب قرار دیتے

ہوئے ارشاد فرمایا:

”ہم نے تم کو سات ایسی آیتیں دے رکھی ہیں جو

بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں، اور تمہیں قرآن

عظیم عطا کیا ہے۔“ (الحجر: 87)

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے مقام و مرتبے اور ذات

کے اعتبار سے بلندی عطا کی ہے۔ فرمان ماری تعالیٰ ہے:

”اب کیا انے نبی! تم بہرہ ور کو سناؤ گے؟ یا

اندھوں اور صرغ گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں

کو راہ دکھاؤ گے؟“ (الزخرف: 4)

اور ان میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ صحیف بڑے ہی بلند مرتبہ پاکیزہ ہیں اور معزز و نیک کامیوں یعنی فرشتوں کے ہاتھ میں رہتے ہیں۔

نازل کرنے سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”(اُن کے جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں

گزرتا) بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے۔ اُس تختی میں

(نقش ہے) جو محفوظ ہے۔“ (البروج: 21-22)

اسی طرح نزول کے وقت بھی اسے شیاطین سے محفوظ رکھا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اس (کتاب مبین) کو شیاطین لے کر نہیں

اترے ہیں۔ نہ یہ کام ان کے شایاں ہے اور نہ وہ

ایسا کر ہی سکتے ہیں۔“ (الشعراء: 210-211)

نزول قرآن کے بعد اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”رہا یہ ذکر تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود

”اور کیا ان لوگوں کے لیے یہ (نشانی) کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے؟“ (الجنوب: 51)

نزول قرآن کا احسان جگلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا

احسان کیا ہے کہ اُن کے درمیان خود انہی میں سے

ایک ایسا پیغمبر بھیجا جو اس کی آیات انہیں سناتا

ہے، اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب

اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔“ (آل عمران: 164)

رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کیلئے قرآن مجید باعث شرف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب تمہارے لیے اور

تمہاری قوم کے لیے ایک بہت بڑا شرف ہے اور

عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنا ہو

گی۔“ (الزخرف: 44)

امت مسلمہ کی اصل روح اسی قرآن مجید میں ہے کیونکہ حقیقی زندگی اسی پر موقوف ہے اگر انسان قرآن مجید سے دور ہو جائے گا تو وہ زندہ لاش بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”اور اسی طرح (اے محمد!) ہم نے اپنے حکم سے

ایک روح تمہاری طرف وحی کی ہے، تمہیں کچھ پتہ

نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے،

مگر اُس روح کو ہم نے ایک روشنی بنا دیا جس سے

ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے

چاہتے ہیں یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف

رہنمائی کر رہے ہو۔“ (الشوری: 52)

اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو کسی پہاڑ پر نازل فرماتا تو خشیت الہی سے پہاڑ بھی دہل جاتا اور پھٹ پڑتا۔

جب تک بندہ قرآن مجید پر ایمان مجمل اور ایمان مفصل نہیں لے آتا تب تک اس کا ایمان درست نہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اور

اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے

رسول پر نازل کی ہے۔“ (النساء: 136)

آسمانوں میں یہ کتاب بڑے ہی معزز و مکرم

امت مسلمہ کی اصل روح اسی قرآن مجید میں ہے کیونکہ حقیقی زندگی اسی پر موقوف ہے اگر انسان قرآن مجید سے دور ہو جائے گا تو وہ زندہ لاش بن جائے گا۔

اس کے نگہبان ہیں۔“ (الحجر: 9)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار انعامات کے تذکرے سے پہلے قرآن مجید والی نعمت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”رُحْنُ نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔“ (الحسن: 1-2)

اپنے بندوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی تعلیم دی،

اس کی تلاوت، اس پر عمل اور اسے یاد کرنے کو ان کے

لیے آسان بنا دیا۔ کوئی عربی ہو یا عجمی، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد

ہو یا عورت اور مالدار ہو یا فقیر، ہر کوئی قرآن مجید کو حفظ

کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

قرآن مجید کے بہت سارے نام اور متعدد

اوصاف ہیں جس طرح ہمارے پیارے نبی ﷺ کی

رسالت ساری بشریت کیلئے عام ہے اسی طرح قرآن مجید

بھی بلا استثناء تمام جہان والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت

کا ذریعہ ہے۔

قرآن مجید کی آیات باہم ایک دوسرے سے ملتی

اپنے الفاظ و معانی اور معاملات کی توضیح میں یہ کتاب بالکل واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”یہ لوگوں کے لیے ایک صاف اور صریح تنبیہ ہے اور جو اللہ سے ڈرتے ہوں اُن کے لیے ہدایت اور نصیحت۔“ (آل عمران: 831)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمارے لیے ہر قسم کے علم اور ہر چیز کی وضاحت فرمادی ہے۔“

قرآن مجید کی تعلیمات حکمت سے بھرپور ہیں اور اسی سے حکمت پھوٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”یہ اُس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت و دانش سے لبریز ہے۔“ (یونس: 1)

اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ کتاب بڑی ہی مکرم و معزز ہے۔ اس میں اخلاقی عالیہ کا خوب تذکرہ ہے۔ اسی سے انسان کو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے ہاں عزت و احترام حاصل ہو سکتا ہے۔

”یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے۔“ (الواقعة: 77)

خلق خدا کیلئے اس کتاب میں ہدایت بھی ہے اور رحمت و شفقت بھی۔

”ہم ان لوگوں کے پاس ایک

ایسی کتاب لے آئے ہیں جس کو ہم نے علم کی بنا پر مفصل بنایا ہے اور جو ایمان لانے والوں کے لیے

ہدایت اور رحمت ہے۔“ (الاعراف: 52)

قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ مسلم شریف میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تم گمراہ نہیں ہو گے، وہ چیز اللہ کی کتاب، قرآن مجید ہے۔“

قرآن مجید عزت و توقیر کے اعلیٰ ترین مقامات پر فائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قسم ہے قرآن مجید کی!“ (ق: 1)

ایسی زبردست کتاب ہے کہ جو اس سے قربت پانے میں کامیاب ہو جائے، اسے بھی عزت و غلبہ نصیب ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک زبردست کتاب ہے۔“ (فصلت: 41)

قرآن مجید ایسی بلند کتاب ہے کہ جس کی بلندی کے قریب نہیں پہنچا جاسکتا۔ قرآن کے فیوض و برکات اور منافع کی کوئی حد نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اسی طرح یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے، ایک برکت والی کتاب۔“ (الانعام: 551)

قرآن مجید کی تلاوت اس پر عمل اور اسے اکتانف عالم میں نشر کرنے والے کو امن اور فراخی عطا ہوتی ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول ہے:

”سیدنا عثمان بن عفان کے دور خلافت میں سلطنت اسلامی کی حدود مشرق و مغرب تک پھیل چکی تھیں، اس کا سبب یہ ہے کہ اس زمانے میں تلاوت قرآن، اس کے مذاکرے، اسے جمع کرنے اور اسے حفظ کرنے کا رواج عام ہو چکا تھا۔ اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے خلافت اسلامیہ کو اتنی وسعت عطا فرمائی۔“

قرآن مجید زندگی میں روشنی کی حیثیت رکھتا ہے کہ

”میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تم گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ چیز اللہ کی کتاب، قرآن مجید ہے۔“

جس کے دنیا و آخرت کے نور کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”ہمارا رسول تمہارے پاس آ گیا ہے جو کتاب الہی کی بہت سی اُن باتوں کو تمہارے سامنے کھول رہا ہے جن پر تم پردہ ڈالا کرتے تھے، اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کر جاتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی برحق کتاب۔“ (المائدہ: 15)

روحوں کو زندگی اس قرآن مجید سے ہی ملتی ہے، اس کی تعلیمات کو ماننے والے کو حقیقی زندگی ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔“ (الانفال: 24)

روحوں کو زندگی بخشنے کے ساتھ ساتھ جسمانی

امراض کا بھی شافی علاج قرآن مجید پر ہے۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو کسی چھوٹے کاٹ لیا۔ اسے سورۃ الفاتحہ کا دم کیا گیا تو وہ شفا یاب ہو گیا۔

قرآن مجید میں نصیحت ہے۔ فتنوں، مصائب اور مشکل حالات میں ثابت قدمی کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”مکسرین کہتے ہیں، اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہ اتار دیا گیا؟ ہاں، ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کو اچھی طرح ہم تمہارے ذہن نشین کر دیتے رہیں اور (اسی غرض کے لیے) ہم نے اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ الگ الگ اجزاء کی شکل دی ہے۔“ (الفرقان: 32)

امت میں اتفاق و اتحاد قائم کرنے اور اختلاف کے خاتمے کا واحد حل قرآن مجید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”سب ل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“ (آل عمران: 103)

اختلافی مسائل کا فیصلہ کن حل اور کامیابی کا راز بھی قرآن مجید میں پنہاں ہے۔

پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے۔“ (ہود: 1)

قرآن مجید کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام جن و انس اور اگلوں پچھلوں کو چیلنج کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے، چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مدد گار ہی کیوں نہ ہوں۔“ (الاسراء: 88)

کوئی بھی عاقل شخص قرآن مجید کو سنتے ہی پکار اٹھتا ہے کہ یہ برحق کتاب ہے، جنات کے ایک گروہ نے قرآن مجید کی تلاوت سنی تو ایک دوسرے کو خاموش کرتے ہوئے اسے غور سے سنا اور اپنی قوم کی طرف یہ پکارتے ہوئے لوٹ گئے کہ:

”اے نبی، کہہ دیجئے، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: ہم نے ایک بڑا

ہی عجیب قرآن سنا ہے۔“ (الحج: 1)

ذکر کی بہترین اور افضل ترین قسم قرآن مجید ہی ہے۔ اس کی تلاوت سے اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

”سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔“ (الافال: 2)

قرآنی آیات نے بڑے بڑے عظیم لوگوں کو رلا دیا، بخاری شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عبداللہ بن مسعود نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت فرمائی، جب وہ اس آیت پر پہنچے:

”پھر سوچو کہ اُس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر تمہیں (یعنی محمد ﷺ کو) گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔“ (النساء: 14)

تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”عبداللہ! بس کرو، ٹھہر جاؤ، اتنا ہی کافی ہے۔“ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو رونے کی شدت کی وجہ سے ان کی آواز پیچھے والے لوگوں کو بڑی مشکل سے سنائی دیتی تھی۔

سیدنا جعفر طیار نے نجاشی کے سامنے سورۃ مریم کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی تو وہ اتنا رو دیا کہ اس کی داڑھی بھیگ گئی اور اس کے پادری بھی اتنا روئے کہ ان کے صحیفے بھیگ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اگر کوئی کافر بھی تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو تا کہ وہ تمہارے پاس رہ کر قرآن مجید کی تلاوت سن سکے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آتا چاہے (تا کہ اللہ کا کلام سنے) تو اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔“ (التوبہ: 6)

علم و معرفت کی جامع ترین اور نفع بخش معلومات سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ قرآن کے معانی و مطالب کی

معرفت رکھنے والے لوگ ہی حقیقی معنوں میں علماء کہلانے کے حقدار ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”در اصل یہ روشن نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے دلوں میں جنہیں علم بخشا گیا ہے۔“ (العنکبوت: 49)

قرآن مجید کی تعلیم دینے اور اسے سیکھنے والے لوگ بہترین افراد ہیں، بخاری شریف میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور سکھاتا ہے۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”قرآن کریم کی ترتیب اور اسلوب منفرد اور اچھوتا ہے اور عام طور پر معروف انداز سے ہٹ کر ہے اور آج تک کوئی بھی اس اسلوب کی مثال نہیں لاسکا۔ قرآن کا اسلوب نہ تو شعر ہے اور نہ ہی رجزیہ کلام، نہ خطابت ہے اور نہ ہی طرز پیغام، قرآن کا اسلوب عرب و عجم کے معروف کلام سے بھی منفرد ہے، قرآن مجید کے معانی میں اس کے الفاظ سے بھی بڑھ

علم و معرفت کی جامع ترین اور نفع بخش معلومات سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ قرآن کے معانی و مطالب کی معرفت رکھنے والے لوگ ہی حقیقی معنوں میں علماء کہلانے کے حقدار ہیں۔

کر معجزہ ہے۔ یہ کتاب احکام الہی کو محیط ہے، عدل پر مبنی فیصلوں کو بیان کر نیوالی ہے، اوامر و نواہی میں بھرپور حکمت و دانائی ہے، اس کتاب کی ایک خاص ہیبت اور جلال ہے۔ اس کے الفاظ میں طاقت، تاثیر اور جمال ہے۔ کم ترین الفاظ کے ساتھ بھی یہ معجزہ ہے۔ آسان ترین دلائل کے ساتھ رہنمائی کر نیوالی ہے۔ یہ متاثر کن نشانی اور واضح معجزہ ہے جو اس پر عمل کرے اسے اجر و ثواب سے نوازا جائے گا۔ جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل پر مبنی فیصلہ کیا، جس نے اس سے تعلق جوڑ لیا اس نے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ جس نے اس کی اتباع کی وہ رحمت کا مستحق ٹھہرا۔ فرمان الہی ہے:

”پس تم اس کی پیروی کرو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو، بعید نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (الانعام: 155)

قرآن کریم مفید اور جامع ترین ذکر ہے اس کی تلاوت کر نیوالوں کی اللہ نے مدح کی ہے، اس پر عمل کرنے والوں کی رب تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے اور اللہ

تعالیٰ نے انہیں اپنے اکرام و انعام سے مزید نوازنے کا وعدہ کیا ہے۔ فرمان الہی ہے:

”جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس میں ہر گز خسارہ نہ ہوگا (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا ہے) تا کہ اللہ اُن کے اجر پورے کے پورے اُن کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے بے شک اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے۔“ (فاطر: 29-30)

اس کی تلاوت انتہائی نفع بخش اور دگنا افادیت والی تجارت ہے جس نے قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کی اس کیلئے ایک نیکی ہے جبکہ ایک نیکی کا ثواب دس کے برابر لکھا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنا تمام تر دنیاوی ساز و سامان سے بہت بہتر ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں کوئی ایسا نہیں جو قرآن کریم کی دو آیتوں کی تعلیم حاصل کرے اور ان کی تلاوت

کرے تو یہ اس کے لیے دو انتہیوں سے کہیں بہتر ہے۔ جو آدمی تین آیتیں سیکھے اور ان کی تلاوت کرے تو یہ اس کیلئے تین اونٹنیوں سے بہتر ہو۔ جو چار آیتیں سیکھے اور ان کی تلاوت کرے تو یہ اس کے لیے چار اونٹنیوں سے بہتر ہے وہ جتنی آیات پڑھے گا اتنے اونٹوں سے بہتر ہوں گی۔

بخاری و مسلم کی روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کریم کا ماہر آدمی معزز، نیکوکار اور لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ قرآن کریم کی مجالس اور اس کی تعلیم کے مقامات پر اور اس کے معلم و متعلم پر سکون اور رحمت کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ نکلن ہو جاتے ہیں اور اپنے پاس موجودین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فرماتا

نہ بھٹکے گا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔“ (طہ: 123-124)
قرآن کے سوا کوئی راہ ہدایت نہیں، جس کے دل کو
اس کتاب سے استفادہ کی توفیق نہ ہوئی، وہ ہدایت پائی
نہیں سکتا۔ ارشادِ ربانی ہے:

”اس کی آیات کے بعد اور کون سی بات ہے جس
پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔“ (الچاشیہ: 6)
قرآن کریم سے تعلق کی بنا پر صاحب قرآن ترقی
کی منزلیں طے کر کے بلندی حاصل کر لیتا ہے۔ جو اس
کتاب کو ترک کر دے وہ ذلت و رسوائی کے اندھیروں
میں بھٹکے گا۔ صحیح مسلم میں فرمانِ نبوی ہے، اللہ تعالیٰ اس
کتاب کی وجہ سے کچھ قوموں کو بلندی عطا فرماتا ہے اور
کچھ کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی ایسی پیاری اور عظمت والی
کلام ہے، جس نے اس کے ایک حرف کا انکار کیا، یا
استہزاء کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ فرمانِ الہی ہے:

”ان سے کہو، کیا تمہاری ہنسی دل
لگی اللہ اور اُس کی آیات اور
اس کے رسول ہی کے ساتھ تھی؟
عذر نہ تراشو، تم نے ایمان لانے
کے بعد کفر کیا ہے۔“ (التوبہ: 65-66)

جو بھی قرآن، صاحب قرآن یا اس کی تعلیمات کا
مذاق اڑائے، اللہ ایسے شخص کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ ایک
مسلم پر ضروری ہے کہ وہ رب العزت کی کتاب کی حمایت
کرے تاکہ وہ عزت پا کر بلند درجات حاصل کر سکے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔
شرک اور مشرکین کو ذلیل و رسوا کر دے۔ دشمنانِ دین کو
تباہی میں دھکیل دے۔ اے اللہ! ہمارے اس وطن کو اور
تمام مسلم ممالک کو امن و امان کا گہوارہ بنا۔ اے اللہ! اے
عزت و جلال والے رب! دنیا کے ہر کونے میں مسلمانوں
کے حالات بہتر فرما۔ اے اللہ! ان کے علاقوں کو امن
وامان کا گہوارہ بنا دے۔ آمین!

وی پی آر شاہی

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں مفت روزہ
اہل حدیث وی پی بیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا
جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

کو کہا جائے گا۔ قرآن کی تلاوت کیجئے اور جنت کے
درجات طے کیجئے اور اسی ترتیل سے تلاوت کریں جیسے
دنیا میں کیا کرتے تھے، تیری منزل وہیں ہے جہاں تیری
آخری آیت مکمل ہوگی۔

اے اہل اسلام! قرآن عظیم کی تعلیم کے حصول پر
خوشی کا احساس عمدہ ترین ایمان کی نشانی ہے۔ یہ ایسی
کتاب ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ ہمارے پیارے
نبی حضرت محمد ﷺ لمحاظ عقل کامل ترین انسان تھے مگر
صرف عقل کی بدولت آپ ہدایت یافتہ نہیں تھے بلکہ آپ
ﷺ قرآن سے رہنمائی لیتے تھے۔ فرمانِ الہی ہے:

”کہو! اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو میری گمراہی کا
دبال مجھ پر ہے، اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اُس
دبلی کی بنا پر ہوں جو میرا رب میرے اوپر نازل
کرتا ہے، وہ سب کچھ سنتا ہے اور قریب ہی
ہے۔“ (سبا: 50)

بڑا خوش نصیب وہی ہے جو کتاب اللہ سے قرب

**بڑا خوش نصیب وہی ہے جو کتاب اللہ سے قرب رکھتا ہے، قرآن
مجید کا قرب مسلمانوں کیلئے باعثِ عزت و شرف ہے اور ترقی
کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ ہماری نئی نسل کو اس قربت پر فخر ہونا چاہیے۔**

رکھتا ہے، قرآن مجید کا قرب مسلمانوں کیلئے باعثِ عزت و
شرف ہے اور ترقی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ ہماری نئی نسل
کو اس قربت پر فخر ہونا چاہیے۔ قرآن مجید سے قربت
معاشرے کیلئے باعثِ امن و برکت ہے۔ قرآن سے تعلق
باعثِ محبت و ترقی اور رب العالمین کی رضا کے حصول کا
ذریعہ ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

”لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے
نصیحت آگئی ہے یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض
کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے
رہنمائی اور رحمت ہے۔“ (یونس: 57)

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد!

برادرانِ اسلام! جس نے قرآن کی اتباع کی، وہ
ہدایت یافتہ ہے، جس نے قرآن سے منہ پھیر لیا وہ گمراہی
کی گہرائی میں جاگرا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

”جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ

ہے۔
قرآن کریم کی تلاوت کو سننا بھی حصولِ رحمت کا
ذریعہ ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

”جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے
توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی
رحمت ہو جائے۔“ (الاعراف: 204)

قرآن مجید سے تعلق مضبوط کرنا اور اس کی تلاوت
کرنا، نبی ﷺ کی امت کیلئے نصیحت بھی ہے۔ بخاری کی
روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رسول
کریم ﷺ کی نصیحت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں
نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ لکھی نصیحت کے
بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے قرآن سے مضبوط تعلق جوڑنے کی نصیحت فرمائی
ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس نصیحت سے مراد
یہ ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ کو حفظ کرنا چاہیے اور اس
کے معانی سمجھ کر ان پر عمل کرنا چاہیے اور اس کی عزت

و توقیر، حفاظت اور اتباع کی جائے اور
ہمیشہ اس کی تلاوت کرنی چاہیے اور
اسے سیکھنا اور سکھانا چاہیے۔

صاحب قرآن اس زندگی میں
اور مرنے کے بعد بھی معزز و مکرم ہے۔

دنیاوی زندگی میں اس کی عزت کی مثال جیسے مسلم کی
حدیث ہے کہ نماز کی امامت وہی کرائے جو کتاب اللہ کو
سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اور بعد از وفات صاحب
قرآن کی عزت و توقیر کی مثال بخاری کی روایت سے ملتی
ہے جس میں آپ ﷺ شہداءِ احد کو تدفین کے وقت سوال
کرتے تھے کہ ان میں سے تعلیم قرآن میں کون زیادہ تھا
اسی کو لحد میں پہلے اتارتے تھے۔ قرآن سے تعلق جوڑنے
والا انسانیت کا بہترین دوست ہے، صحیح بخاری میں ہے کہ
قراء کرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کے رکن
تھے۔ قرآن کریم روزِ قیامت صاحب قرآن کیلئے حجت
بن کر آئے گا اور ایسا سفارشی ہوگا جس کی سفارش قبول کی
جائے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کریم کی تلاوت کیا
کرو کیونکہ یہ صاحب قرآن کی روزِ قیامت سفارش کرے
گا۔“ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔)

صاحب قرآن کو اعلیٰ ترین نعمتوں سے نوازا جائے
گا۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ روزِ قیامت، صاحب قرآن

جاتے ہیں اور کیے جانے چاہئیں لیکن جس دعوت کے لیے آپ کو مبعوث فرمایا گیا اور جس کے لیے آپ ﷺ نے تکلیفیں برداشت کیں، جس کے لیے ہجرت اور جہاد کیے اس کا تذکرہ مساجد میں بھی اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَضْتُمْ وَ أَخَذْتُكُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ بِإِصْرِي قَالُوا بَلَىٰ أَقْرَضْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝﴾ (ال عمران)

”وہ واقعہ یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں گا پھر ایک رسول آئے جو تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا لازم ہے۔ فرمایا کہ کیا تم اس کے اقرار ہی ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا: تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔“

یہودی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر اور عیسائی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے کہتے ہیں کہ ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اپنے انبیاء کے علاوہ کسی نبی پر ایمان نہ لائیں۔ ان کے کذب کی تردید اور نبی معظم ﷺ کی تائید اور آپ کی رفعت کا تذکرہ کرنے کے لیے اس عہد کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے وقت انبیاء کرام سے لیا تھا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت سے سرفراز کروں گا لیکن یاد رکھنا کہ ایک آخر الزماں پیغمبر آنے والا ہے جو تمہاری شریعتوں اور کتابوں کی تائید کرے گا۔ جس کے دور میں وہ پیغمبر آئے اُس کے لیے فرض ہوگا کہ وہ اس پر ایمان لائے اور اس کی نصرت و حمایت کرے۔ فرمایا کہ کیا تم اس بات کا اقرار اور میرے ساتھ وعدہ کرتے ہو؟ تمام انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ ہم نبی آخر الزماں پر ایمان لائیں گے، اس کی مدد کریں گے۔ فرمایا کہ گواہ رہنا اور میں بھی اپنی شہادت تمہارے ساتھ ثبت کرتا ہوں۔ یاد رکھنا! کہ جس نے اس عہد سے انحراف کیا وہ نافرمان

مقام رسول ﷺ

عمرہ جناب مولانا میاں محمد جمیل

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد نبوت کی کڑی کے ساتھ کڑی ملتی رہی یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام مبعوث کیے گئے۔ انہوں نے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے اپنی امت کو وحی الہی کا پیغام دیا اور آپ کا اسم گرامی لیکر بتلایا کہ اس نبی کا نام نامی احمد ہوگا۔ جو اپنے سے پہلے تمام نبیوں اور توریت و انجیل کی تصدیق کرے گا اور تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا۔ اس قدر تاکید اور اتنا واضح اعلان ہونے کے باوجود بنی اسرائیل نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کا انکار کیا اور اب تک کیے جا رہے ہیں۔ حالانکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں اس علاقے اور شہر کی نشاندہی کر دی گئی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کے اسم مبارک سے آگاہ فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے بعد نہ یہود و نصاریٰ کے انکار کی گنجائش باقی رہی اور نہ ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کے لیے کوئی بہانہ رہا۔

قارئین! آپ ﷺ کے ساتھ محبت کرنا ہمارے ایمان کی تکمیل اور معراج ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ کا تذکرہ کرنا ہم پر فرض ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پہلے انبیاء کی سیرت کا تذکرہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

جو ختم نبوت اور آپ کی ذات کے تذکرے سے انکار یا اس سے اعراض کرتا ہے اُسے کلمہ پڑھنے اور اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ لہذا آپ کی ذات، صفات، خدمات کا تذکرہ اپنے اپنے فرقے کے انداز اور مخصوص ایام میں نہیں بلکہ آپ ﷺ کے حکم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق سارا سال ہونا چاہیے۔ اور جس ذات کبریٰ نے آپ کو یہ مقام بخشا اور جس دعوت یعنی اپنی توحید کے لیے مبعوث فرمایا ہے اس کا ذکر بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح آپ ﷺ کی سیرت کا ذکر کرنا فرض ہے۔ ہمارے ہاں آپ کی ذات بابرکات اور فضائل کے تذکرے ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، جلسوں اور چوراہوں میں کیے

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کو جو مرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے وہ ساری مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا یہاں تک کہ جبریل کو بھی وہ مقام حاصل نہیں۔ حالانکہ جبریل امین تمام ملائکہ کے سردار اور اپنے رب کے سب سے زیادہ معتمد اور اس کے قریب ہیں۔ لیکن وہ بھی نبی ﷺ کے مرتبہ و مقام کو نہیں پاسکے اور نہ پاسکتے ہیں۔ اس لیے عام انسان تو درکنار کوئی بڑے سے بڑا مومن اور محب بھی آپ ﷺ کے مرتبہ و مقام کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ کی شان کا کسی حد تک اندازہ کرنے کے لیے قرآن مجید کی تین آیات پر غور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں نوع انسان سے اپنی ربوبیت اور وحدت کا اقرار لیا وہاں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو الگ کر کے نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات اور آپ کی دعوت کے بارے میں بھی عہد لیا۔ فرمایا: اے انبیاء کی جماعت! تمہیں میرے ساتھ یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت سے نوازوں گا مگر جس کے دور میں وہ آخری نبی تشریف لائے تو وہ اسے اپنی نبوت سے دستبردار ہو کر اس کا کلمہ پڑھنا اور اس کی مدد کرنا ہوگی۔ فرمایا: کیا تم میرے ساتھ اس بات کا عہد کرتے ہو؟ تمام انبیاء بیک زباں ہو کر کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہم آپ کے ساتھ اس بات کا عہد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس عہد پر گواہ رہنا، میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

چنانچہ جتنے انبیاء کرام دنیا میں مبعوث کیے گئے انہوں نے اپنی امتوں کو یہ عہد یاد کروا کر تاکید کی کہ اگر میرے بعد وہ عالی المرتبت پیغمبر تشریف لائیں تو تم نے میرا کلمہ چھوڑ کر اس کا کلمہ پڑھنا اور اس کی مدد کرنا ہوگی۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تا آنکہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مبعوث کیے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ کی آمد کے بارے میں بڑے والہانہ انداز میں دعا کی کہ الہی وہ نبی اس قوم میں ہونا چاہیے۔

سمجھا جائے گا۔ اس عہد کی وفا کے لیے ہر نبی اور رسول نے اپنے دور میں اپنی امت کو یہ ہدایت کی کہ جو ہی خاتم المرسلین تشریف لائیں تو تمہارے لیے فرض ہوگا کہ تم میری نبوت چھوڑ کر نبی آخر الزماں پر ایمان لا کر اس کی نصرت و حمایت کرنا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی باری آئی تو انہوں نے آپ ﷺ کی رسالت کے لیے دعا مانگی اور اس تمنا کا اظہار کیا کہ یا رب! وہ آخری نبی مکہ معظمہ میں مبعوث فرماتا۔ اس طرح انہوں نے اس علاقے اور شہر کی نشاندہی فرما دی ان کے بعد آپ کی رسالت کا ہر نبی اعلان کرتا رہا یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو آپ کے اسم گرامی سے آگاہ فرمایا کہ اس آخری رسول کا نام نامی اسم گرامی احمد ہوگا۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ یہ عہد انبیاء سے لینے کی بجائے انبیاء کی وساطت سے ان کی امتوں سے لیا گیا تھا۔ حالانکہ قرآن مجید دو ٹوک انداز میں واضح کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عہد انبیاء سے براہ راست لیا تھا۔ ان حضرات کو ”فَمَنْ تَوَلَّى“ (کہ تم میں سے عہد سے پھر جائے) کے الفاظ سے مغالطہ ہوا ہے اس لیے کہ نبی تو عام آدمی کے ساتھ عہد شکنی نہیں کرتا چہ جائے کہ انبیاء کے بارے میں کچھ کہا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء کے بارے میں یہ سوچنا گناہ ہے۔ لیکن قرآن مجید نے اس بات کی اہمیت کے پیش نظر یہ اسلوب اختیار فرمایا ہے تاکہ اس عہد کی فرضیت اور نبی ﷺ کی عظمت کو دوبالا کیا جاسکے۔ یہ انداز اس لیے بھی اپنایا گیا کہ معاملہ رب ذوالجلال کے ساتھ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے اپنے بندوں سے خطاب فرماتا ہے لہذا یہ عہد امتوں سے نہیں بلکہ انبیائے عظام سے ہوا کیونکہ خالق کو اپنی مخلوق پر حق ہے کہ جس طرح چاہے خطاب فرمائے۔ یہاں عہد کی بجائے وثاق کا لفظ استعمال فرمایا جو اہمیت کے اعتبار سے بلند درجہ رکھتا ہے۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (البقرہ)

”اے ہمارے رب! ان میں انہی سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیری آیات پڑھے انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور وہ انہیں پاک کرے یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔“

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دوسری دعا کی طرح اس دعا نے بھی شرف قبولیت پایا۔ جس طرح بعض روایات میں آیا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو نبی آخر الزماں کے بارے میں بتلادیا گیا۔

[قَدْ اسْتُجِيبَ لَكَ وَهُوَ كَائِنٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ] (تفسیر ابن کثیر)

”ابراہیم! تیری دعا قبول ہوئی اور وہ نبی آخری زمانے میں ہوگا۔“

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَبْنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنِیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلِ یَّآئِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَسْمِعْ اَھْمَدًا فَلَئِنَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوْا لَھٰذَا یَسْحَرُوْنَ ۝۵﴾ (الصافات)

”وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔“

جس طرح یہودی مولیٰ علیہ السلام کو تکالیف دینے اور ان کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ہدایت کے راستے سے بھٹک گئے اسی طرح عیسائیوں کی غالب اکثریت نے عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخیاں اور نافرمانی کی اور یہ بھی صراطِ مستقیم سے گمراہ ہو گئے۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بار بار بتلایا اور سمجھایا کہ بلا شک میں اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول جن کا نام نامی اسم گرامی احمد علیہ السلام ہوگا۔ اس کی تشریف آوری کی خوشخبری دیتا ہوں۔ یاد رہے کہ بنی اسرائیل کا لفظ قرآن مجید میں کبھی صرف یہودیوں کے لیے استعمال ہوا ہے اور کبھی صرف عیسائیوں کے لیے اور کبھی عیسائیوں اور یہودیوں دونوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لیے رسول بنائے گئے تھے۔ اس لیے انہوں نے بنی اسرائیل کو خوشخبری سنائی کہ میرے بعد ایک رسول آنے والا ہے جس کا نام نامی احمد علیہ السلام ہوگا۔

انجیل میں حضرت عیسیٰ کی بشارت کے الفاظ:

”میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار دے جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے، یعنی سچائی کا روح۔“ (یوحنا: باب ۱۴: ۲۶)۔ یعنی روح

القدس جسے باپ میرے حوالے سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ تمہیں یاد دلانے گا۔“ (یوحنا: باب ۱۴: ۲۶) ”اس لئے میں تم سے ساری باتیں نہیں کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آنے والا ہے۔“ (یوحنا: باب ۱۴: ۳۰) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ وہ نبی تمہارے پاس آنے والا ہے۔“ (یوحنا: باب ۱۶: ۷) [وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَقْنَنْتَ؟ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَا مِنْ مَلٰئِکَہِہِمْ وَ اَنَا بَعْضُ بَطْحَاءِ مَکَّۃَ فَوَقَعَ اَحَدُہُمَا عَلٰی الْاَرْضِ وَ کَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہِ اَبُوہُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَنَہُ بِرَجُلٍ فَوَزِنَتْ بِہِ فَوَزْنَتْہُمْ ثُمَّ قَالَ زَنَہُ بِعَشْرَۃٍ فَوَزِنَتْ بِہُمْ فَرَجَحَتْہُمْ ثُمَّ قَالَ زَنَہُ بِمِائَۃٍ فَوَزِنَتْ بِہُمْ فَرَجَحَتْہُمْ کَاثِمِیْ اَنْظُرْ اِلَیْہِمْ یَتَنَزَّلُوْنَ عَلٰی مِنْ خِفَۃٍ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہِ لَوْ وَزَنَتْہُ بِاَمْتِہِ لَرَجَحَہَا] (رواہ الداریمی) [صحیح]

”سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو کیسے یقین ہوا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! میں کہہ کہ ایک وادی میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ دونوں میں سے ایک زمین پر تھا جبکہ دوسرا آسمان پر۔ ان میں ایک کہتا ہے کہ کیا یہ وہی ہے؟ دوسرا کہتا ہے ہاں! یہ وہی ہے۔ وہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کا وزن کریں۔ انہوں نے ایک آدمی کے ساتھ میرا وزن کیا اور میں بھاری رہا۔ پھر دس آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر سو آدمیوں کے ساتھ مجھے تولا گیا میرا پلڑا پھر بھی بھاری رہا۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ میرے بھاری ہونے کی وجہ سے تعجب کر رہے ہیں۔ ان میں ایک کہتا ہے کہ اگر آپ کو آپ کی پوری امت کے ساتھ تولا جائے تو آپ ﷺ پھر بھی بھاری ہو گئے۔“

[عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ ۖ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لِي جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ، قَلْبْتُ
الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ وَلَدَ
أَبِ حَزْرَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ] (رواه احمد:
مسند عائشة ۖ)

[عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي سُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ خَمْرَاءُ وَبُو يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا] (صحيح ابن حبان: ذكر مَقَاسَةِ الْمُضْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

”سیدنا طارق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذی المجاز کے بازار میں دیکھا اور آپ ﷺ نے سرخ خلع زیب تن کیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے لوگو! ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے۔“

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ موئی علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! مجھے ایسی باتیں سکھائیں میں جس سے تیرا ذکر اور تجھ سے دعائیں کرتا رہوں۔ اللہ نے فرمایا: اے موئی! لا الہ الا اللہ پڑھا کرو، موئی علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! یہ تو تیرا ہر بندہ کہتا ہے۔ میں تجھ سے کوئی خاص ذکر چاہتا ہوں۔ اللہ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد ﷺ! میں نے پوری زمین کا پتھر لگایا ہے لیکن آپ جیسا میں نے کسی کو نہیں پایا۔“

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُولٍ إِلَّا نُوْحِيْهِ اِلَيْهِ اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَّا فَاعْبُدُوْنَ﴾ (الانبیاء)

”ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو تم میری ہی عبادت کرتے رہو۔“

”سیدنا عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں! آپ نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ میں نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔ آپ نے فرمایا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! میں ایک شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: وہ کوئی شرط ہے؟ میں نے عرض کی کیا میرے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ تب بیعت کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! آپ اس بات کو نہیں جانتے کہ اسلام سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے یعنی کلمہ پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، ہجرت سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔“

تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں زمین و
آسمان اور ان میں بسنے والے لوگ سوائے میری
ذات کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور
لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لا
الہ الا اللہ بھاری ہوگا۔“ (صحیح ابن حبان: ذِکْرُ
سُؤَالِ کَلِمِ اللّٰہِ رَبِّہٖ اَنْ یُعْلِمَ شَیْئًا یَذْکُرُہُ)

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمُوتُوا بِاللَّهِ وَرَسُولُهُ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ ﴿الاعراف﴾

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس موجود تھے کہ ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے ریشم کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس پر نقش و نگار تھے۔ وہ آپ کے قریب آ کر کھڑا ہوا اور ہمیں مخاطب ہو کر کہنے لگا: تمہارا ساتھی فارس کا حکمران بننا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں سب سے بڑا ہو جاؤں۔ نبی ﷺ نے اس کا جبہ پکڑ کر فرمایا: جو لباس آپ نے پہنا ہوا ہے یہ دانا لوگوں کا لباس نہیں۔ پھر فرمایا: جب نوح علیہ السلام دنیا سے رخصت ہوئے تو لگتے تھے کہ ان کے ساتھیوں کو

”کہہ دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، وہ اللہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس اللہ اور اس کے نبی امی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔“

[عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ هُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعِيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ حَفِيرٍ]

فرمایا کہ میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں جس میں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو سے تمہیں روکتا ہوں۔
 انہوں نے فرمایا کہ ”لا الہ الا اللہ“ پر مرتے دم تک قائم رہنا یہ ایسا کلمہ ہے کہ ایک طرف ساتوں زمین و آسمان رکھ دیئے جائیں اور دوسری طرف یہ کلمہ رکھا جائے تو کلمہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔ پھر فرمایا: اگر ساتوں زمین و آسمانوں کا ایک گولہ بنا دیا جائے اور اس پر ”لا الہ الا اللہ“ کی ضرب لگائی جائے تو وہ کٹڑے

اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیائے کرام ﷺ دنیا میں مبعوث فرمائے اُن سب کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بتلائیں اور سمجھائیں کہ لوگو! تمہارے رب کا فرمان ہے کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور رسول اکرم ﷺ کو بھی یہی حکم ہے کہ آپ لوگوں کو بتلائیں اور سمجھائیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ جب اس کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا اور عبادت کے لائق نہیں تو صرف اس ایک ہی کی عبادت کی جائے اور اس ایک کا حکم ماننا چاہیے۔ یہی دعوت پہلے انبیائے کرام ﷺ کی تھی اور

مورخ الحد

اک درہم چھٹی سہ ماہی آفتاب کے

تحریر: جناب پروفیسر حکیم راحت نسیم سوہدوی

کے بہت مواقع ملے اور بہت علمی ادبی و دینی کام کیا۔ ۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء کی صبح آٹھ بجے جبکہ میں سفر پر روانگی کے لیے تیاری کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف مولانا حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نماز فجر کے بعد مولانا محمد اسحاق بھٹی اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ ان کی نماز جنازہ دو بجے سہ پہر ناصر باغ میں ادا کی جائے گی۔ اس خبر کے ساتھ ہی مولانا محمد اسحاق بھٹی سے وابستہ یادوں کی وسیع مالا نظروں کے سامنے آ گئی۔ ان سے بے شمار ملاقاتیں رہیں جو میرے افکار و محسوسات کو جگمگائے رکھتی ہیں۔ ان سے پہلی ملاقات عجائب گھر لاہور کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر انجم رحمانی کے دفتر میں ہوئی۔ میں ان دنوں ہمدردانہ کلکی میں خدمات انجام دیتا تھا۔ میرا معمول تھا کہ ڈیوٹی پر جانے سے قبل دوپہر کو انجم رحمانی صاحب کے دفتر جاتا۔ یہ دفتر کیا تھا ہم دوستوں کا ڈیرہ تھا جہاں لاہور کے اہل علم و قلم جمع ہوتے۔ رحمانی صاحب وضع دار شخصیت کے مالک، وسیع المطالعہ، کتب سے محبت اور روشن خیال ہیں ان کے احباب میں ہر مکتب فکر کے لوگ ہوتے۔ مثلاً سید سبط الحسن، ضیغم علامہ، ریح، پروفیسر افضل حق قریشی، پروفیسر شیر محمد گریوال، پروفیسر عبد الجبار شاہ، مولانا محمد اسحاق بھٹی وغیرہ۔ میں ان سب میں کم عمر تھا، ان کی صحبت سے استفادہ کرتا اور علمی و ادبی مباحث سنتا، یہیں پر مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی۔ وہ ان دنوں ادارہ ثقافت اسلامیہ سے وابستہ اور اس کے مجلہ المعارف کے مدیر تھے۔ وہ ڈاکٹر انجم رحمانی سے ملنے آئے تو رحمانی صاحب نے میرا ان سے تعارف کروایا۔ بڑی گرمجوشی سے ملے اور بتانے لگے کہ آپ کے والد (حکیم عنایت اللہ نسیم) سے میرے روابط ہیں اور سلسلہ خط و کتابت بھی ہے۔ وہ کبھی بھار ہمارے دفتر مولانا محمد حنیف ندوی سے ملنے تشریف لاتے تو ان سے نشست رہتی ہے۔ میں نے مولانا اسحاق بھٹی کا نام سن رکھا تھا مگر ملاقات پہلی بار ہوئی تھی۔ پھر باتوں کا سلسلہ چل نکلا۔ میں ان کی گفتگو بڑے غور سے سنتا رہا۔ ان کا حافظہ بلا کا تھا اور یادداشت بہت تیز تھی۔ برصغیر کی تاریخ انہیں از بر تھی۔ جمیعت علماء ہند کا ذکر چل نکلا تو ماضی کے واقعات اس طرح سنارہے تھے جیسے کل کی بات

و تربیت بھی اپنے مزاج کے مطابق کی۔ نماز پڑھنے جاتے تو پوتا ساتھ ہوتا۔ پوتے کو پہلے قرآن حکیم پڑھایا۔ پھر سکول داخل کروایا۔ ابھی چوتھی جماعت میں تھے کہ ایک روز دادا جان انہیں مولانا عطاء اللہ حنیف کے پاس لے گئے جو مقامی مسجد میں خطبہ جمعہ دیتے تھے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے پہلے قرآن حکیم ترجمہ سے پڑھا یا پھر قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی رحمت للعالمین پڑھائی۔ ساتھ ہی مروجہ علوم کی کتب بھی پڑھائیں۔

۱۹۳۰ء میں مولانا عطاء اللہ حنیف کے حکم پر گوجرانوالہ آ گئے۔ جہاں مولانا محمد اسماعیل سلفی اور مولانا محمد محدث گوندلوٹی سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم پڑھی۔ تحصیل علم کے بعد محکمہ انہار میں ہیڈ سلیما کی کلرک بھرتی ہو گئے۔ پھر نوکری چھوڑ کر ۴۳ سے ۴۷ء تک مرکز الاسلام مدرسہ میں درس و تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ تقسیم ہند کے وقت ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ پہلے قصور پھر چک نمبر ۵۳ گ ب فیصل آباد میں سکونت اختیار کی۔

جولائی ۱۹۴۹ء میں ان کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوا۔ مولانا عطاء اللہ حنیف کے ایما پر مرکزی جمیعت اہل حدیث کے دفتر لاہور میں ناظم دفتر بنے۔ اگست ۴۹ء میں ہفت روزہ الاعتصام سے وابستہ ہوئے اور سولہ سال تک یہ کام کیا۔ اس وقت ہفت روزہ کے ایڈیٹر مولانا محمد حنیف ندوی تھے۔ ۱۵ مئی ۱۹۵۱ء کو مولانا ندوی ادارہ ثقافت اسلامیہ میں چلے گئے۔ یہ ادارہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے قائم کیا تھا۔ اس طرح ایڈیٹری کی ذمہ داریاں سرانجام دینے لگے۔ اسی دوران سہ روزہ منہاج کا اجراء کیا مگر یہ علمی ادبی اخبار تین سال بعد بند ہو گیا۔ مئی ۱۹۶۳ء میں الاعتصام سے الگ ہوئے اور کچھ عرصہ مولانا غزنوی کے مجلہ ”توحید“ سے وابستہ رہے۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں ادارہ ثقافت اسلامیہ میں آ گئے اور مارچ ۱۹۹۶ء میں اس سے ریٹائرڈ ہو گئے۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ میں انہیں تحریر و تحقیق

کا روانہ زندگی کا نظام ہی کچھ ایسا ہے جسے آنا ہے اسے بہر صورت جانا ہے۔ روزانہ ہزاروں نوہال آغوش مادر میں آنکھیں کھول رہے ہوتے ہیں اور سینکڑوں موت کی وادی میں اترتے ہیں۔ مگر اس سے نظام زندگی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ جانے والوں کے باوجود بھی کاروان زندگی یوں ہی رواں دواں رہتا ہے۔ بعض لوگ جب اس کاروان زندگی سے الگ ہوتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ چن سونا سونا ہے اور اداسی ہر طرف ڈیرے ڈال لیتی ہے۔ ایک دیرانی سی محسوس ہوتی ہے ایسی ہی عظیم شخصیات میں سے مولانا محمد اسحاق بھٹی رضی اللہ عنہ۔

گذشتہ دنوں چند روزہ علالت کے بعد وہ راہی ملک عدم ہوئے۔ انہیں اپنی خدمات علم و ادب، تصنیف و تالیف اور تاریخ و سوانح کے باعث ہر طبقہ فکر میں پذیرائی حاصل تھی۔ کہا جاسکتا ہے کہ وہ گذشتہ نصف صدی کی چلتی پھرتی تاریخ تھے۔ انہوں نے تحریک آزادی سے لے کر عہد حاضر تک ہر تحریک کو قریب سے دیکھا۔ وہ ایک صاحب عزیمت انسان تھے۔ زندگی اس شان سے گزاری کہ جو حق پرستوں کی شان ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ وہ اس قافلے کے فرد تھے جس کے سرخیل مولانا ابوالکلام آزاد سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد اسماعیل سلفی، اور مولانا محمد حنیف ندوی تھے۔ انہوں نے جن اکابر علماء کو دیکھا ان کے بارے میں خوب لکھا اور وہی لکھا جوچ تھا۔ ان کی تحریریں بڑی دلچسپی کی حامل ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ مورخ، عالم دین، مترجم، مصنف اور ادیب و خطیب تھے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ان کی یادداشت بلا کی تھی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی ۱۵ مارچ ۱۹۲۵ء کو کوٹ کپورہ (ریاست فرید کوٹ) میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام میاں عبد المجید جب کہ دادا کا نام میاں محمد تھا۔ میاں محمد ایک دیندار انسان تھے۔ انہوں نے اپنے پوتے کی تعلیم

ہو۔ انہیں اس بات کا گلہ تھا کہ بیشتر قلم کار تحقیق کے بغیر لکھتے ہیں اور تاریخ کے حوالے سے فاش غلطیاں کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کا بھی گلہ تھا کہ تاریخ کے حوالے سے بعض لوگ اسے بدل کر لکھتے ہیں۔

پہلی ملاقات نے ہی بہت متاثر کیا، وہ بہت صاف گو، تعصب سے پاک اور اپنا نقطہ نظر بیان کرنے پر قادر تھے۔ ان کا انداز بیان سادہ اور رواں تھا۔ وہ خوش مزاج بھی تھے۔ ماضی کے واقعات رواں دواں انداز میں بیان کرتے۔ پھر بیان کرنے کا انداز ایسا کہ اکتاہٹ نہ ہوتی۔ وہ روایتی مولوی بھی نہ تھے۔ علم و فضل کا تو گویا وہ پہاڑ تھے۔ اس کے بعد ان سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا تو وہ ان کی وفات تک جاری رہا۔ اکثر ایسا ہوتا کہ ڈاکٹر انجم رحمانی صاحب کے دفتر سے اٹھتے تو پیدل انارکلی چل پڑتے۔ اردو بازار تک جاتے ہوئے وہ واقعات اس پیرائے میں بیان کر رہے ہوتے کہ پھر کیا ہوا جیسی کیفیت ہو جاتی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی ادارہ ثقافت اسلامیہ سے ریٹائر ہو گئے تو ان کو لکھنے کے لیے زیادہ وقت مل گیا۔ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور میں خاکے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلا خاکہ گیانی ذیل سنگھ کا تھا جس کا عنوان کچے گھر سے قصر صدارت تک تھا۔ گیانی ذیل سنگھ جو بعد میں ہندوستان کے صدر بنے، تحریک آزادی کے کارکن بھی رہے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی بھی اس تحریک کے متحرک کارکن تھے۔ گیانی ذیل سنگھ سے ان کا تعلق اسی دور میں قائم ہوا۔ فرنگی دور میں جب ہندوستانی ریاستوں میں ”پرجا منڈل“ کے نام سے کمیٹیاں بنیں تو ذیل سنگھ صدر اور مولانا محمد اسحاق بھٹی سیکرٹری تھے۔ اس طرح انہوں نے گیانی ذیل سنگھ کو قریب سے دیکھا اور ان کا خاکہ بڑے خوبصورت پیرائے میں لکھا۔ اس کے بعد کئی خاکے لکھے جن میں قاضی حبیب الرحمن منصور پوری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد اسماعیل سلفی، حمید نظامی، مولانا کوثر نیازی، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا ابوالکلام آزاد، رئیس احمد جعفری، مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ۔ پھر ان خاکوں میں کچھ اضافے کیے اور انہیں کتابی صورت میں پیش کیا۔ اس طرح بعد میں کچھ نئے خاکے لکھے۔ اب تک ان کے

خاکوں بارے چار کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں نقوش عظمت رفتہ، بزم ارجند، کاروان سلف اور قافلہ حدیث شامل ہیں۔ اس کے علاوہ قصوری خاندان، میاں فضل حق اور ان کی خدمات، برصغیر میں اہل حدیث کی آمد، صوفی محمد عبداللہ، میاں عبدالعزیز مالواؤ، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا ابوالکلام آزاد ایک نابینہ روزگار شخصیت، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن، ریاض الصالحین کا عربی سے ترجمہ، لشکر اسامہ کی روانگی، ڈاکٹر فضل الہی کی عربی کتاب کا ترجمہ کے علاوہ مفت اقلیم، دبستان حدیث، ارمان حدیث اور اسلام کی بنیادیں لکھیں۔ لسان القرآن جو کہ مولانا محمد حنیف ندوی نے تفسیر القرآن دو جلدیں کہ تیسری جلد بھٹی صاحب نے مکمل کی۔ اس طرح چہرہ نبوت جس کے ابتدائی دو ابواب مولانا محمد حنیف ندوی نے لکھے تھے جبکہ باقی گیارہ ابواب مولانا محمد اسحاق بھٹی نے لکھ کر مکمل کر کے شائع کی۔ اس کے علاوہ ان کی کتب میں برصغیر میں اہل حدیث کی اولیات، گلستان حدیث، استقبالیہ و صدارتی خطبات، تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت، روپڑی علماء حدیث، مولانا احمد دین گلکھڑوی، چنستان حدیث اور تذکرہ مولانا محی الدین لکھوی نمایاں ہیں۔ اگرچہ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے سینکڑوں علماء اور شخصیات پر لکھا ہے اور اس فن میں انہیں مؤرخ اہل حدیث اور ذہبی وقت لکھا جاتا تھا۔

ان کی تحریروں میں ان کی اپنی کہانی بھی ملتی ہے مگر جب احباب اصرار کیا کرتے کہ اپنی سرگزشت بھی کتابی صورت میں لکھیں تو انہوں نے ”گزر گئی گزران“ کے نام سے کتاب لکھی جسے علمی ادبی حلقوں میں بہت پذیرائی ملی۔ اپنے بارے میں لکھنا کسی اہل قلم کے لیے پل صراط پر سے گذرنا ہوتا ہے۔ بھٹی صاحب نے یہ منزل بھی بڑے خوبصورت انداز میں طے کی۔ اگرچہ آپ بیتی لکھنے کا رواج انیسویں صدی کے آغاز میں ہوا اور اب یہ اردو ادب کی مقبول صنف ہے۔ بڑے بڑے لوگوں کی آپ بیتیاں سامنے آئیں اور مقبول بھی ہوئیں۔ گزر گئی گزران بھی ان میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ بقول پروفیسر عبدالجبار شاکر مرحوم کہ

”اس آپ بیتی کے جس پہلو نے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ ہے کہ مصنف نے اپنی زندگی کے

کسی پہلو کو چھپانے کی کوشش نہیں کی اور ہر بات سچائی سے لکھ دی ہے۔ یہی وہ جوہر ہے جو کسی آپ بیتی کو عظمت کا تاج اور بقائے دوام کا خلعت پہنا دیتا ہے۔ بھٹی صاحب نے گزر گئی گزران میں تجربات کا تنوع، مشاہدات کی گہرائی، واقعات کا استحضار مطالعے کی وسعت، حافظے کی نعمت، اظہار کی قدرت، اسلوب کی ندرت اور دین کی حمیت جیسی اقدار اور خصائص کو پیش کر کے ادبیات اردو میں ایک مستقل معیار کی حامل آپ بیتی کا اضافہ کیا ہے۔“

جن دنوں ادارہ ثقافت اسلامیہ میں تھے اس ادارے کے سربراہ مولانا محمد حنیف ندوی تھے۔ ان سے ان کی خوب بیتی تھی۔ نظریاتی طور پر بھی قریب تھے۔ انہی دنوں ”الغمر ست لابن ندیم“ جیسی کتاب کا ترجمہ کر کے اپنے مترجم کی حیثیت کو منوایا۔ پھر فقہائے ہند دس جلدوں میں مرتب کر کے وسیع علمی و قیغ علمی کتب میں اضافہ کر کے بحیثیت مصنف و محقق اپنا لوہا منوایا۔

برصغیر پاک و ہند میں اہم فقیہ برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش انہی دنوں کی کاوش ہے مگر احساس تفاخر سے دور رہے۔ ان کے تعلقات بڑے بڑے سیاستدانوں، علماء سے رہے مگر کبھی کوئی ذاتی فائدہ نہ اٹھایا اور نہ وہ ان تعلقات کو کیش کروانے والوں میں سے تھے۔ علم و ادب، تحقیق، تصنیف و تالیف ان کا میدان تھا۔ اس سے وابستہ رہے اور اسی حال میں خوش و مطمئن رہے۔ وہ اہل علم کی مجلس میں خوش رہتے۔

وہ نظریاتی طور پر ان لوگوں میں سے تھے جو جمعیت علماء ہند کے موقف کے ہمنوا تھے مگر بحیثیت مؤرخ وہ وہی لکھتے جو باقاعدہ تاریخ ہوتی۔ وہ تاریخ کو بدلنے والوں میں سے نہ تھے۔ ان کا تعلق تحریک آزادی ہند سے رہا۔ تحریک آزادی میں جیل بھی کافی مگر قلم سے رشتہ برقرار رکھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد سے انہیں والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ اس حوالے سے نقوش عظمت رفتہ میں ان کا تحریر کردہ خاکہ ابوالکلام آزاد پڑھنے کی چیز ہے۔ ان کی تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد ایک نابینہ روزگار ان کی محبت کا ثبوت ہے۔

میرے والد حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی دبیر

سیدہ ام سعد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ان کے کندھے پر گہرا زخم دیکھا تو پوچھا: یہ زخم کس نے لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا:

”ابن قمرہ نے۔ (اللہ اس کو ذلیل اور رسوا کرے۔) جب لوگ بھاگ گئے تو ابن قمرہ یہ کہتا ہوا آگے بڑھا کہ محمد (ﷺ) کی نشان دہی کرو! اگر وہ زندہ بچ گئے ہیں تو پھر میں زندہ نہیں رہوں گا۔ چنانچہ میں نے اور سیدنا مصعب بن عمیر اور دیگر صحابہ نے جو اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ کا دفاع کیا اور آپ ﷺ کے آگے ڈٹے رہے۔ ابن قمرہ نے مجھے یہ ضرب لگائی میں نے بھی اسے مارا لیکن اللہ کے دشمن ابن قمرہ نے اوپر تلے دوزر ہیں بہن رکھی تھیں۔“

اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: میں جنگ کے دوران سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں اور بائیں مسلسل مصروف جنگ دیکھتا تھا۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ابن قمرہ نے اپنی تلوار سے اُن کے کندھے پر وار کیا جس سے گہرا زخم آیا اور خون کے فوارے ابل پڑے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی ٹکرانی میں ان کی مرہم پٹی کرائی اور پھر چند بہادر صحابہ کا نام لے کر فرمایا: آج سیدہ ام عمارہ نے جو دلیرانہ کارنامہ انجام دیا ہے اور جس ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا ہے وہ ان بہادر لوگوں سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ گویا یہ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے ان کی شجاعت کا اعتراف اور ان کے لیے تمغہٴ بسالت تھا۔ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بھی زخمی ہونے کے باوجود اس موقع سے پورا فائدہ اٹھایا۔ اپنے لیے دنیا نہیں بلکہ آخرت طلب کی۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! دعا فرمائیے کہ مجھے جنت میں آپ کی مصیبت کا شرف نصیب ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی تو بولیں: اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی کوئی پروا نہیں۔

ان کا بیٹا عبداللہ بھی اس جنگ میں شریک تھا۔ یہ زخمی ہوا تو انہوں نے اپنے لخت جگر کے زخم پر پٹی باندھی اور کہا: بیٹا! اب تمہارے زخم پر مرہم پٹی کر دی گئی ہے۔ یہ موقع بیٹہ کر زخم دیکھنے اور اپنے اندر احساس کمتری پیدا کرنے کا نہیں۔ دیکھو! خود اللہ کے رسول ﷺ میدان جنگ میں موجود ہیں۔ تمہارے زخموں کو دیکھ کر اپنے اوپر

سیدہ نسیم بنت کعب رضی اللہ عنہا

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

مسلمان ہو گیا تھا اور پھر ان سب نے مدینہ سے آ کر عقبہ کی گھاٹی میں اللہ کے رسول ﷺ سے بیعت کی تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ غزوہٴ احد کا واقعہ مدینہ شہر کے قریب پیش آیا۔ جب اللہ کے رسول ﷺ لڑائی میں شرکت کے لیے نکلے تو نہ صرف اس عظیم خاتون کے دو بیٹے، خاوند بلکہ یہ خود بھی میدان کارزار میں نکل آئیں۔ عورتیں زخموں کو پانی پلاتی تھیں۔ ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ ان کے پاس بھی پانی کا مشکیزہ تھا۔ یہ شروع دن سے آخر تک میدان جنگ میں ڈٹی رہیں اور مجاہدین کو پانی پلاتی رہیں۔

سیدہ ام سعد بنت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ ان کے پاس گئیں اور عرض کیا: خالہ جان! ذرا غزوہٴ احد کے بارے میں کچھ بتائیں کہ آپ نے اس جنگ میں کس

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”سیدہ نسیم بنت کعب‘ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہدیے بھیجنے والی صحابیہ ہیں۔“ (بخاری: ۱۲۳۶)

طرح حصہ لیا؟ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

”غزوہٴ احد کے روز میں صبح سویرے نکل پڑی۔ میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئی میں لڑائی دیکھنا چاہتی تھی۔ میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں چلتے چلتے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس پہنچ گئی۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مسلمان غالب تھے اور فتح سے سرشار ہو رہے تھے پھر جس موقع پر مسلمانوں میں خالد بن ولید کے اچانک حملے سے کھلبلی مچی میں اُسی لمحے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جا پہنچی اور جہاد میں شریک ہو کر تلوار اور کمان سے آپ ﷺ کا دفاع کرنے لگی یہاں تک کہ میں زخمی ہو گئی۔“

مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی کا نام عقبہ ہے۔ یہ مٹی کی طرف واقع ہے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کی انصار سے ملاقات ہوئی اور یہیں آپ ﷺ نے اہل مدینہ سے بیعت لی۔ وہ اس بات کا عہد کر رہے تھے کہ ہر حال میں آپ کی مدد کریں گے۔ آپ کے دشمنوں کے خلاف لڑیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ رکھا تھا۔ بیعت کرنے والے اس عالی شان وفد میں دو خواتین بھی شامل تھیں۔ ان میں سے ایک کا نام سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا جو اپنے خاوند غزیہ بن عمرو اور اپنے دو بیٹوں حبیب اور عبداللہ کے ساتھ اس مبارک مجلس میں موجود تھیں۔ جب مردوں نے بیعت کر لی تو ان کے خاوند غزیہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا: ہمارے ساتھ یہ دو عورتیں بھی ہیں۔ یہ بھی آپ

سے بیعت کرنا چاہتی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں نے جس بات پر تم لوگوں کی بیعت قبول کی ہے اسی بات پر ان سے بھی بیعت کرتا ہوں مگر میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا‘ (لہذا ان سے

ہاتھ ملانے کی ضرورت نہیں۔) آپ ﷺ نے کبھی کسی غیر محرم عورت سے ہاتھ نہیں ملایا۔ یہ عظیم خاتون جو اپنے خاوند اور بیٹوں کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کی نصرت ان کی وفاداری اور اطاعت پر بیعت کر رہی تھیں بھلا کون تھیں؟ آئیے تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں اور اس عظیم خاتون کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان کا نام نسیم بنت کعب تھا۔ یہ قبیلہ خزرج کی ایک شاخ بنی نجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جب ہجرت کی تو اس وقت ان کی عمر چالیس برس تھی۔ یہ اپنے نام کی بجائے اپنی کنیت ام عمارہ سے زیادہ مشہور ہوئیں۔ نہ صرف قدیم الاسلام تھیں بلکہ ان کا تعلق اُس خوش قسمت گھرانے سے تھا جو اسلام کی آواز سنتے ہی

ضعف کے آثار پیدا کرنا زیب نہیں دیتا۔ جاؤ پوری قوت سے دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ یا اپنے آپ کو ختم کر لو یا دشمنان اسلام کو نیست و نابود کر دو۔

غزوہ اُحد سے واپسی کے اگلے دن اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ حراء الاسد کی طرف تشریف لے گئے۔ مقصد یہ تھا کہ دشمن اگر واپسی کی چال سوچے تو راستے میں اس کا مقابلہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ہمارے ساتھ صرف وہی لوگ چلیں گے جو میدان اُحد میں موجود تھے۔ چونکہ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا بھی میدان اُحد میں موجود تھیں اس لیے یہ بھی روانہ ہونے لگیں۔ مگر ان کا زخم اتنا گہرا تھا کہ اس سے مسلسل خون ٹپک رہا تھا اس لیے زخموں کے علاج اور درد کی شدت کی وجہ سے وہ آپ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکیں۔ یہاں پر اللہ کے رسول ﷺ کی اپنی صحابہ کے ساتھ بے مثال محبت ملاحظہ کریں کہ آپ ﷺ کس طرح ہر صحابی کا خیال رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ حراء الاسد سے واپس مدینہ تشریف لائے تو اپنے گھر تشریف لے جانے سے پہلے عبداللہ بن کعب المازنی کو بھیجا کہ جاؤ معلوم کر دو ام عمارہ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے آ کر بتایا:

اب ان کی حالت خاصی بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس خبر پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا

ہے کہ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا بڑی بہادر اور

مجاہدہ خاتون تھیں۔ یہ حدیبیہ کے میدان میں بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ موجود تھیں اور ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے آپ ﷺ سے اس روز بھی بیعت کی تھی۔ اسی طرح یہ خیبر کی لڑائی میں بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نکلیں۔ ان کے ہمراہ بعض دیگر خواتین بھی تھیں۔ یہ زخموں کو پانی پلاتیں اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

ایک روایت کے مطابق بنی غفار کی کچھ عورتیں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے عرض کیا: ہم بھی آپ کی معیت میں خیبر جانا چاہتی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اجازت دے دی۔ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر میں فتح نصیب فرمائی اور مسلمانوں کو مال غنیمت

ملا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس میں سے عورتوں کو بھی حصہ دیا۔ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے کچھ برتن بعض کپڑے اور دو دینار غنیمت میں ملے۔ سیرت نگاروں کے مطابق حنین کی جنگ میں چار عورتیں شریک تھیں۔ ان میں سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلیطہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام حارث رضی اللہ عنہا شامل تھیں۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں خنجر تھا۔ خنجر دیکھ کر اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا: خالہ! اس کا کیا کرگئی؟ انہوں نے جواب دیا: اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ جواب سن کر مسکرا دیے۔ باقی خواتین کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں۔

جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو یمامہ کے علاقے میں مسیلہ کذاب نے بڑا فتنہ برپا کر دیا۔ یہ شخص مرتد ہو گیا اور ساتھ ہی اس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ یہ بڑا ظالم تھا۔ اس کی قوم کے کم و بیش چالیس ہزار افراد اس کے ساتھ تھے۔ ایک مرتبہ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے (حبیب بن زید بن عاصم) عمان سے مدینہ طیبہ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں مسیلہ کے ہاتھ لگ گئے۔ جب مسیلہ کے سامنے پیش کیے گئے تو اس نے

سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا بڑی بہادر اور مجاہدہ خاتون تھیں۔ یہ حدیبیہ کے میدان میں بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ موجود تھیں اور ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے آپ ﷺ سے اس روز بھی بیعت کی تھی۔

حبیب بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے فوراً جواب دیا: ہاں! اب اس نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے اس عظیم اور مجاہدہ بیٹے کی جرأت اور جواں مردی پر غور فرمائیں! انہوں نے کہا: میرے کانوں میں تکلیف ہے میں نے تمہاری بات نہیں سنی۔

مسیلہ کذاب نے پھر پوچھا: لَا تَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ؟ جواب دیا: ہاں! اب اس نے اپنے بارے میں پوچھا: کیا میں بھی اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے پھر کہا: میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں بہرا ہوں میں نے تمہاری بات نہیں سنی۔

مسیلہ نے اپنی بات کو متعدد بار دہرایا لیکن حبیب اپنی بات پر ثابت قدم رہے۔ مسیلہ نے ان کے ایک ایک عضو کو کاٹنے کا حکم دے دیا۔ اس طرح ان کو بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔

سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو اپنے مظلوم اور بہادر بیٹے کی شہادت کی اطلاع ملی تو تڑپ اٹھیں۔ مجاہدہ تو شروع ہی سے تھیں۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار ہزار مجاہدین کی فوج دے کر مسیلہ کذاب سے جنگ کے لیے روانہ فرمایا تو سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا خلیفہ اہل بیت کے پاس پہنچیں اور ان سے اس جنگ میں شرکت کی اجازت طلب کی تاکہ اپنے بیٹے کے خون کا بدلہ لے سکیں۔

چنانچہ ان سے اجازت لے کر یہ بھی لشکر میں شامل ہو گئیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خاوند اور ایک بیٹا بھی ان کے ساتھ اس جنگ میں شامل تھا۔ یمامہ کی جنگ بڑی اہم جنگ تھی۔ دشمن خوب تیار تھا۔ ان کے پاس اسلحہ کی بھی کمی نہ تھی۔ سخت مقابلہ ہوا۔ اس جنگ میں بارہ سو مسلمان شہید ہوئے اور ہزاروں کافر قتل ہوئے۔ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا اصل ہدف مسیلہ کذاب تھا کیونکہ وہ ان کے بیٹے کا قاتل تھا۔ یہ تلوار ہاتھ میں لیے اسی کی

طرف آگے بڑھتی رہیں۔ ان کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے ساتھ ساتھ تھا۔ مسیلہ کو دور سے دیکھا تو صبر نہ کر سکیں۔ برجھی اور تلوار سے دشمن کی صفوں کو چیرتی اور زخم پر زخم کھاتی ہوئی مسیلہ

کے قریب پہنچ گئیں۔ اس پیش قدمی کے نتیجے میں ان کو نیزے اور تلوار کے گیارہ زخم آئے۔ ایک کافر کی تلوار سے ان کا ایک ہاتھ کلائی سے کٹ کر گر پڑا۔ مگر اس شیر دل خاتون کے صبر و تحمل میں ذرہ برابر بھی کمی نہ آئی۔ یہ مسیلہ پر وار کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ اس دوران دو تلواریں بیک وقت فضا میں لہرائیں اور اس زور سے مسیلہ پر پڑیں کہ وہ کٹ کر گھوڑے سے نیچے گر گیا۔ شدید گرد و غبار میں سیدہ ام عمارہ نے دیکھا کہ ان کا بیٹا عبداللہ ہاتھ میں تلوار لیے مسیلہ کی لاش پر کھڑا اس کے لباس سے اپنی تلوار صاف کر رہا ہے۔ ماں نے مسرت و حیرت کے ملے جلے جذبات سے پوچھا: عبداللہ! کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ جواب ملا: اماں جان! ایک ساتھ دو۔

بیتہ

مقام رسول

بیتہ

ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی.....

رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا آپ کی خدمت میں دو آدمی آئے۔ ایک نے فقر و فاقہ کی شکایت کی اور دوسرے نے راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو بہت جلد ایسا دور آئے گا کہ ایک قافلہ مکہ سے کسی محافظ کے بغیر نکلے گا اور اُسے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

غربت کا خاتمہ

[وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطْلُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ] [رواہ البخاری: باب صدقة قبل الرد] رہا فقر تو قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک شخص اپنا صدقہ لے کر نکلے گا لیکن کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔

سیاسی ضمانت

[فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَةً وَاحِدَةً تُعْطُونِهَا تَمْلِكُونَ بِهَا الْغَرْبَ وَتَدِينُ لَكُمْ بِهَا الْعَجَم] [ابن بشام:] ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! کلمہ پڑھ لو اس کے نتیجے میں عرب کے مالک بن جاؤ گے اور عجم تمہارے تابع فرمان ہو جائے گا۔“

جنت میں داخلہ

[عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ] [سنن ابو داؤد: باب فی الثَّقَيْنِ] ”معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے آخری وقت ”لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ“ کہہ دیا وہ جنتی ہے۔“

[عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَخَدَّهٖ لَا شَرِيكَ لَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ] [رواہ احمد: مُسْنَدُ أَبِي الدَّرْدَاءِ] ”سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ”لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَخَدَّهٖ لَا شَرِيكَ لَهُ“ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تلواریں چمکیں اور اس پر پڑی ہیں۔ ایک میری اور ایک کسی اور کی اب میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کس کی تلوار سے اس کی موت واقع ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق اس کو قتل کرنے والا وحشی تھا جس نے اپنے گناہ کا بدلہ اس طرح چمکایا۔ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو اپنے بیٹے کے قاتل اور اسلام کے اس وقت کے سب سے بڑے دشمن کے قتل سے کتنی خوشی ہوئی ہو گی؟ اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اس پر انہوں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ان کو اس جنگ میں بڑے زخم آئے ان کا ہاتھ بھی کٹ گیا۔ اب پیرانہ سالی بھی تھی۔ امیر لشکر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کا بے حد احترام کرتے تھے انہوں نے ان کے علاج پر خوب توجہ دی اور یہ عظیم خاتون اپنے بیٹے کی محبت میں مدینہ طیبہ واپس آ گئیں۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی اس حد تک قدر کرتے تھے کہ خود ان کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کی مزاج پرسی کرتے تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دور میں ان کی بے حد عزت و تکریم کی۔ ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مالی غنیمت میں کچھ بیش قیمت ملبوسات آئے۔ اس میں ایک بڑا قیمتی دوپٹہ بھی تھا۔ لوگوں نے کہا: اسے اپنے بیٹے کی بیوی صفیہ بنت ابی عید کو ہدیہ کر دیں۔ بعض نے کہا: اپنی اہلیہ کو دے دیں۔ فرمایا: میں یہ تحفہ اسے دوں گا جو اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ پھر انہوں نے سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا نام لیا اور کہا کہ وہی اس کی حقدار ہیں۔ اُحد کے روز میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ میں جدھر نظر اٹھا کر دیکھتا تھا مجھے میدان جنگ میں ام عمارہ ہی نظر آتی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ میرے دفاع کے لیے جنگ کر رہی تھیں۔ سیرت نگاروں کے مطابق ان کی تین شادیاں ہوئیں جن سے اولاد بھی ہوئی۔ ان کے بیٹے بڑے بہادر اور مجاہد اسلام تھے۔ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے بعض احادیث بھی روایت کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس مجاہدہ صابرا اور بہادر خاتون پر اپنی رحمتوں کی برکھابرا سائے۔ (آمین!)



۱۹۹۵ء میں انتقال کر گئے تو مولانا محمد اسحاق بھٹی نے ان پر ایک مضمون لکھا جو قومی ڈائجسٹ لاہور میں شائع ہوا۔ میں ان کی یادداشت پر حیران ہوا کہ انہوں نے اس طرح لکھا کہ کوئی واقعہ غلط نہ تھا اور شخصیت کا مکمل احاطہ کیا۔ وہ اتنی بڑی علمی ادبی شخصیت ہونے کے باوجود غرور علم سے دور تھے۔ انہوں نے انتہائی سادہ زندگی گزاری۔ صلی کی تنہا نہ ستائش کی پروا کے مصداق زندگی بھر اپنی ڈگر پر رواں دواں رہے۔ نام و نمود سے دور اپنے کام میں مصروف رہتے۔ ان کی آپ بیتی ”گزر گئی گذران“ میں اس کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔ انہوں نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا۔ انہوں نے صرف علماء اہل حدیث بارے ہی نہیں لکھا بلکہ دوسری شخصیات پر بھی جن میں دیوبند اور دیگر مکتب فکر کے لوگ بھی شامل ہیں مگر جو دیکھا یا سنا وہی لکھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے بہت زیادہ کام کیا صرف کام کی غرض سے گھر سے نکلتے۔ البتہ دوست احباب گھر آ جاتے تو دوستوں سے مل کر خوش ہوتے اور ان کا استقبال مسکراہٹ سے کرتے۔ وہ دوستوں کی مہمان داری میں خوش محسوس کرتے۔ اپنی شائع ہونے والی نئی کتاب پیش کرتے۔ ان کی مجلس میں لطائف بھی ہوتے اگرچہ سنجیدہ موضوعات بھی خوشگوار انداز میں زیر بحث آتے۔ وہ ضعیف العمری میں بھی لکھتے رہے۔ اگرچہ قتل سماعت کا شکار ہو گئے تھے مگر حافظے کے بل بوتے پر گھنٹوں گفتگو کرتے۔

برادر مر رانا محمد شفیق پسروری نے پیغام ٹی وی چینل کے لیے ان کی یادداشتیں ریکارڈ کی تھیں جو خاصے کی چیز ہے۔ ان کی زندگی کے آخری سال جبکہ ان کی عمر کے ۹۰ سال ہو چکے تھے ان کی تین کتب منصہ شہود پر آ گئیں ان کی کتابوں کی تعداد ۴۰ سے زیادہ ہے۔ ان کی نماز جنازہ ناصر باغ لاہور میں ڈاکٹر منہا لکھوی نے پڑھائی جس میں ملک کے طول و عرض سے محبت و عقیدت رکھنے والے احباب شریک ہوئے جن کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ بعد ازاں ان کی میت ان کے کاؤں چک ۵۳ گ ب لے جانی گئی اور دوبارہ نماز جنازہ کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا۔ یوں یہ آفتاب علم و حکمت ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ یوں اب ہم ان کی مجلسوں سے محروم ہو گئے ہیں۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب کرم بشیر انصاری صاحب..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!..... حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی کی وفات نے سکون طبع کو پراگندہ کر دیا ہے۔ ان کی خدمات کی طرف دیکھتے ہیں اور پھر ان کے منتخب میدان کو خالی دیکھتے ہیں تو ایک ہوک سی اٹھتی ہے۔ محسوس و معلوم یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے بڑی مختصر سی زندگی گزاری ہے۔ انہیں ابھی تا دیر جینا چاہیے تھا لیکن قانون قدرت سے مفر نہیں۔ سودعائے مغفرت اور اناللہ پڑھنے پر ہم سب مجبور ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ انہوں نے اپنے دل و دماغ کو یادداشتوں کا قبرستان نہیں بننے دیا۔ انہوں نے بڑی فیاضی اور محنت و امانت سے ان یادداشتوں کو تاریخ کے مخزن میں سجا دیا ہے۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ۔ نظم بعنوان ”قیس اٹھ گیا ہے“ حاضر ہے۔..... امید ہے آپ بفضل اللہ خیریت سے ہوں گے۔ (محمد سعید وساوی والا)

قیس اٹھ گیا ہے

کاوش نگار:- جناب محمد سعید وساوی والا

سوز دروں سے تو بھی شناسا ہے یا نہیں؟
تیسرے بھی جسم و جہاں سے گزرا ہے یہ کہیں؟
سیراب جس سے زیت کی ہوتی ہے سرزمین
پستی کے اس مکین کا تو راز دان ہے؟
مرنے سے پہلے موت سے ہے آشنائی کیا؟
اب بھی ہے تجھ کو حوصلہ رونمائی کیا؟
کیا مسلم تجھ کو جہاں پہ کسی کی بن آئی کیا؟
کتنی روایتوں کا وہ اک پاسبان تھا
لائق تھا جس کے اس کو خدا نے عطا کیا
تجھ کو روا کیا تو مجھے نا روا کیا
ظہرت نے مجھ کو یاں سر رہے کھڑا کیا
اس سے مری جہیں کو ہے پڑ ضیاء کیا
میں جانتا نہیں کسی دردِ جدائی کو

کل رات میں نے چاند سے پوچھا ”بتا مجھے
دردِ جگر کہ جو مجھے ترپاتا رہتا ہے
یہ چشمِ نم کہ مثل جوئے بار ہے رواں
تیسری بھی آنکھ کو یہ نصیب امتحاں ہے؟
ترپاتی ہے تجھے بھی کسی کی جدائی کیا؟
تو جانتا ہے میرے شبِ دروز کو اگر
قیس اٹھ گیا ہے محو فضاں ریگوار ہے
ہائے! وہ کوشہ گیرِ سرا راز داں تھا
بولا ”سنا ہے دردِ نصیب کی چیز ہے
سوزِ دروں جو تیری فغاں سے ہے منکشف
فردوس جانے والی گزر کہ ہے پاس ہی
ہر قافلے کے آنے سے اڑتی ہے گرد جو
صدیوں سے میں کھڑا ہوں یہاں بھڑوائی کو

افراد میں ہوتا ہے جو ایک فرد نہیں تھے بلکہ اپنی ذات میں ایک تحریک اور ایک انجن تھے۔ ان کی موت ایک فرد کی موت نہیں بلکہ ایک ادارہ کی موت ہے۔ موت العالم موت العالم۔

مولانا محمد اسحاق بھی کو اپنے اساتذہ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہم اللہ اجمعین سے بہت محبت و عقیدت تھی۔ جب کبھی ملاقات میں ذکر کرتا تو والہانہ انداز میں ان علماء کا تذکرہ کرتے تھے۔

مولانا عطاء اللہ حنیف کے بارے میں فرماتے تھے: ”بہت بڑے محقق اور اسماء الرجال میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔“

حضرت العلام محمد گوندلوی کے بارے میں فرماتے: ”عراقی صاحب! علوم عالیہ و آلیہ میں حضرت حافظ بحر زار تھے۔“

مولانا سلفی کے بارے میں فرماتے تھے:

”علم حدیث اور اس کے متعلقہ علوم میں انہیں بہت زیادہ دسترس حاصل تھی۔“

مولانا سید محمد داود غزنوی کے بارے میں بھی صاحب بہت زیادہ تذکرہ کیا کرتے تھے اور والہانہ انداز میں فرماتے کہ

”ان جیسا ٹھوس عالم مشرق و مغرب میں کوئی نہیں ہے مجھے ان سے بڑی عقیدت ہے۔“

بلاشبہ اس دور قحط الرجال میں مرحوم جماعت اہل حدیث پاکستان و ہندوستان کے لیے گوہر شب چراغ تھے۔ ایسی نادر روزگار ہستیاں ہمیشہ پیدا نہیں ہوتیں۔

اب نہ آئے گا نظر ایسا کمال علم و فن گو بہت آئیں گے دنیا میں رجال علم و فن

بھی صاحب انتہائی درد مند، منکسر المزاج، دور اندیش اور تعمیری فکر رکھنے والے انسان تھے۔ ان کی وفات سے جماعت اہل حدیث کی صد سالہ تاریخ ختم ہو گئی ہے۔ نامور فکرمولانا محمد رمضان یوسف سلفی رحمہم اللہ نے بھی صاحب کو ”ذہبی وقت“ کا خطاب دیا تھا۔

مولانا محمد اسحاق بھی نے تقریباً پچاس برس مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سرگرمی، جانفشانی، بصیرت اور اخلاص کے ساتھ خدمات انجام دیں۔

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے!

تحریر: جناب مولانا عبد الرشید عراقی

قدرت کی طرف سے بڑے اچھے دل و دماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ روشن فکر، دردمند دل اور سلجھا ہوا دماغ پایا تھا۔ ذہن و ذکاوت کے ساتھ قوت حافظہ بھی قوی تھا۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ تاریخ پر گہری اور تنقیدی نظر رکھتے تھے۔ ملکی سیاسیات سے نہ صرف یہ کہ باخبر تھے بلکہ اس پر اپنی ناقذانہ نظر رکھتے تھے۔ سیاسی اور غیر سیاسی تحریکات کے قیام کے پس منظر سے واقف تھے۔ مولانا محمد اسحاق بھی دینی غیرت و حمیت میں ایک زندہ مثال تھے۔ حق کے معاملہ میں کسی قسم کی معمولی ملامت کو بھی وہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔ حدیث نبوی ﷺ اور مسلک اہل حدیث سے بے پناہ شغف رکھتے تھے۔ جب بھی حدیث نبوی ﷺ اور مسلک اہل حدیث پر اخبار یا رسالہ میں کوئی تنقیدی مضمون شائع ہوتا تو اس کا جواب دیتے اور مسلک اہل حدیث پر اخبار یا رسالہ میں کوئی تنقیدی مضمون شائع ہوتا تو اس کا جواب دینے کے لیے سب سے پہلے میدان عمل میں اترتا ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔

وہ مولانا محمد اسحاق بھی ہوتے تھے:

مرحوم بھی صاحب حق بات کہنے میں بڑے جری تھے۔ جس بات کو غلط سمجھتے بر ملا اس کو حاضرین کے سامنے بیان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب کو ملامت فی الدین سے پاک بنایا تھا۔ یہ ان کی سیرت و کردار کی سب سے بڑی خصوصیت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک اور خوبی و دیعت کی تھی وہ بڑے مردم شناس تھے۔ پہلی ہی نظر میں کسی بھی فرد کو بھانپ لیتے تھے۔ اس لیے غلط قسم کے لوگ ان کے ارد گرد جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ بھی صاحب بہت زیادہ خود دار بھی تھے۔ عفاف و استغناء و استغفار کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹا، طبیعت میں قناعت تھی، جاہ و ریاست کے طالب نہ تھے۔

مولانا محمد اسحاق بھی کا شمار ان چند خوش نصیب

آہ! کس طرح مرحوم لکھوں جو زندگی سے بھر پور تھا۔ جس نے دین اسلام اور مسلک اہل حدیث کی اصلاح و فلاح اور بقا کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ مولانا محمد اسحاق بھی ایک جید عالم دین، مؤرخ و محقق، مصنف و دانشور، ادیب و نقاد اور وہ ایک عہد ایک داستان تھے۔ وہ اپنی ذات میں خود ایک انجن تھے۔

بھی صاحب کے ساتھ میرا نیاز مندانہ تعلق ۱۹۵۵ء سے تھا۔ مرحوم سے جب بھی ملاقات ہوتی بڑی محبت اور خوش اخلاقی سے ملتے۔ حال احوال اور خیریت دریافت کرتے۔ بھی صاحب عربی، فارسی اور اردو زبانوں پر کامل عبور رکھتے تھے۔ ان کی بعض تصانیف عربی سے اردو میں ترجمہ ہیں۔

بھی صاحب مرحوم ملت بیضاء کی شمع تھے۔ ان کے رخصت ہونے سے ایک روشن چراغ گل ہو گیا ہے اور اندھیرا بڑھ گیا ہے۔ ان کے دم قدم سے دنیائے علم و ادب میں جو رونق تھی وہ سونی پڑ گئی۔ بھی صاحب مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے رکن تھے۔ ابتداء میں جب کہ مولانا سید محمد داود غزنوی مرکزی جمعیت کے امیر اور پروفیسر عبدالقیوم مرحوم ناظم اعلیٰ تھے آپ آفس سیکرٹری کے عہدہ پر فائز تھے اور اس کے ساتھ ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے معاون مدیر بھی تھے۔ مدیر اعلیٰ متکلم اسلام مولانا محمد حنیف ندوی رحمہم اللہ تھے۔

مولانا محمد اسحاق بھی رحمہم اللہ اسلامی تاریخ کے ان علمائے سلف کی ایک زندہ یادگار تھے جو مسلمانوں کے عروج و زوال کے رموز سے آگاہ ہو چکے تھے اور خوب سمجھتے تھے کہ وہ کیا اسباب و علامات ہیں جن سے حذر لازم ہے اور جن سے محتاط ہو کر چلنے میں حالات حاضرہ کا سامنا کیا جاسکتا ہے۔

بھی صاحب ایک نہایت اصولی راست گو راست باز، حق پسند اور مرجعاً مرجعاً نیک سیرت بزرگ تھے۔

مولانا شیرانی اور اشرفی کی لڑائی سے دینی طبقے کی جگہ ہنسائی ہوئی۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل ایسے سنجیدہ فورم کو جھگڑا والوں نے غیر سنجیدہ بنادیا ہے۔ علماء کو معاشرے کے لیے رول ماڈل ہونا چاہیے اور دلیل کی زبان استعمال کرنی چاہیے۔ اپنے ایک مذمتی بیان میں ان کا کہنا تھا کہ مولانا شیرانی اور طاہر اشرفی کی لڑائی سے دینی طبقے کی جگہ ہنسائی ہوئی۔ ان دونوں کو اسلامی نظریاتی کونسل سے باہر نکال دینا چاہیے۔ لوگ یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ شیرانی اور اشرفی نے کس فقہ کی روشنی میں لڑائی کی۔ پہلے ہی سیکولر طبقہ علماء کے خلاف ہے اور اسے علماء کا ایک دوسرے کا گریبان پکڑنا مخالفین کو تنقید کے مزید مواقع دینے کے مترادف ہے۔ فقہی اختلاف اور مباحث میں اختلاف رائے کوئی بڑی بات نہیں، آئندہ رعبہ کے درمیان بھی اختلاف رائے پایا جاتا تھا تاہم انہوں نے کبھی تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ ہمیں دہشت گردوں اور شدت پسندوں کی انتہا پسندی کے ساتھ ساتھ علماء کی باہم انتہا پسندی اور عدم برداشت کی بھی مذمت کرنی چاہیے۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ علمی مسائل پر اختلاف رائے پر شدت پسندی بارود سے زیادہ خطرناک ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ چیئر مین اسلامی نظریاتی کونسل کو طے شدہ ایجنڈے سے ہٹ کر کسی دوسرے ایشو پر بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ قادیانیوں کے مسئلے کو از سر نو دیکھنے کی گنجائش نکالنا ملک میں پھر مذہبی فسادات پھیلانے کی سازش ہے۔ ذمی، مرتد اور کافر کے بارے میں کسی نئی تشریح کی ضرورت نہیں۔

سعودی عرب نے اسلامی اتحاد کا عظیم فریضہ سرانجام دیا۔ حافظ مقصود احمد

سعودی عرب نے اسلامی اتحاد کا عظیم فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اسلامی اتحاد امت مسلمہ کی اشد ضرورت تھی۔ پوری اسلامی دنیا کی نگاہیں سعودی عرب پر مرکوز تھیں۔ یہ اتحاد امت مسلمہ کے دل کی آواز ہے، اس لیے اس موقع پر پورے اسلامی ممالک اس اتحاد کے جھنڈے تلے جمع ہیں۔ ان باتوں کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں اسلامی ممالک کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، لہذا اس انتشار کا بہترین حل یہ ہے کہ امت مسلمہ اس اتحاد کے ذریعے اپنے اندر پیدا ہونے والے انتشار کو ختم کرے۔ پاکستان کی حکومت کا فیصلہ قابل تحسین ہے کہ اس نے امت مسلمہ کے اس عظیم اتحاد میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں میں فکری دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کئے جائیں کیونکہ مکملی دہشت گردی اسی سے شروع ہوئی ہے۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ جو جوانوں کو صحیح راستہ دکھائیں اور صحیح راستے کی طرف ان کی رہنمائی کریں۔ انفرادی یا گروہی صورت میں ہتھیار اٹھانا یہ جہاد نہیں اور نہ ہی یہ کوئی اسلام کی خدمت ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے کیوں کہ اسلام نے جہاد کرنے کے لیے کچھ اصول وضوابط دیے ہیں انہی کے مطابق جہاد کیا جاسکتا ہے۔ یہود و نصاریٰ کا مقابلہ ہم بہتر پالیسیوں سے کر سکتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے اور ہتھیار اٹھانے کی وجہ سے پہلے بھی امت کو نقصان اٹھانا پڑا اور اس سے مسائل مزید الجھ گئے۔ (ایم این اے سلفی میڈیا سیل اسلام آباد)

باقیہ

باقر النمر کو سزائے موت دی گئی تو رافضیوں اور ان کے ہمنواؤں نے گویا آسمان سر پر اٹھا لیا ہے۔ تمام سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تہران میں سعودی سفارت خانہ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اسی طرح دوسرے کئی ایک مقامات سے بھی افسوسناک خبریں موصول ہوئیں۔ ایرانی کچھ بھی کر لیں جب تک بلاد حرمین میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچم لہراتا رہے گا وہاں کے حکمران دین اسلام کو نافذ کیے نہیں گے۔ تب تک یہ ان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ ابراہم کی طرح ان کے سارے ارادے خاک میں مل جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مملکت سعودی عرب کی حفاظت فرمائے۔ آل سعود کی حکومت کو قائم و دائم رکھے اور حاسدوں و شریر لوگوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آج بھی بعض نام نہاد شرانگیز لوگ حرمین شریفین کی طرف لپجائی نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور ان پر قبضہ جمانے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن ابراہم کی طرح ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو گا۔ ایک خاص ملک پر اس کے حواری عالم اسلام کے استحکام اور امن کے لیے حتمیہ بنے ہوئے ہیں۔ گویا شرانگیزی اور فتنہ و فساد ان کی سرشت میں شامل ہے۔ وہ بلاد حرمین کے امن کو بھی تباہ کرنا چاہتے ہیں بلکہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ کبھی اندرونی مداخلت تو کبھی حوثی باغیوں کی صورت میں۔

اب جبکہ سعودی ملکی قوانین کے تحت سزا یافتہ مجرم

بھٹی صاحب کو برصغیر پاک و ہند کے نامور علمی و ادبی، قومی و ملی اور سیاسی اکابرین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مثلاً:

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری، امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا عبدالقادر قصوری، مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالمجید دریا آبادی، مولانا محی الدین احمد قصوری، مولانا محمد علی قصوری، مولانا ظفر علی خاں، مولانا غلام رسول مہر، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا خواجہ عبداللہ فاروقی، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، شیخ حسام الدین رحمہم اللہ، جمعین اور کئی دوسرے حضرات۔

بھٹی صاحب نامور مصنف تھے۔ شخصیات کے بارے میں ان کی معلومات کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ ان کی تمام تصانیف اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی معلوماتی اور علم میں اضافہ کا ذریعہ ہیں۔ درج ذیل کتابیں علمی ادبی حلقوں میں سند کا درجہ رکھتی ہیں:

نفوس عظمت رفیع، بزم ارجنداں، کاروان سلف، قافلہ حدیث، تذکرہ قاضی محمد سلیمان، صوفی محمد عبداللہ، میاں عبدالعزیز مالواڈہ، قصوری خاندان، میاں فضل حق اور ان کی خدمات، مولانا احمد الدین لکھنوی، روپڑی علمائے حدیث، مولانا غلام رسول قلعوی، ہفت اقلیم، برصغیر میں اہلحدیث کے خدام قرآن، دبستان حدیث، گزر گئی گذران، گلستان حدیث، چنستان حدیث، بوستان حدیث، مولانا محی الدین لکھنوی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی کی شخصیت جامع صفات تھی وہ صحیح معنوں میں مرد مومن تھے اور صحیح معنوں میں علامہ اقبال کے درج ذیل دو شعروں کے مصداق تھے۔

اس کی اُمیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا و لفریب اس کی نگر دل نواز
نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز
اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور کرے اور انہیں جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ (آمین!)

واقعہ

اصحاب الفیل

جناب حافظ عبدالاعلیٰ درانی
(برطانیہ)

تھیں مگر جس کو لگ جاتیں اس کے اعضاء کتنا شروع ہو جاتے اور وہ مرجاتا تھا۔ لشکر میں ایسی بھگدڑ مچی کہ ہر شخص دوسرے کو روندنا چکلتا گرتا پڑتا بھاگ رہا تھا۔ پھر بھاگنے والے ہر طرف گر رہے تھے اور مر رہے تھے۔ ادھر ابرہہ پر اللہ نے ایسی آفت بھیجی کہ اس کی انگلیوں کے پور جھڑ گئے اور صنعا پہنچتے پہنچتے چوڑے جیسا ہو گیا پھر اس کا سینہ پھٹ گیا، دل باہر نکل آیا اور وہ مر گیا۔

ابرہہ کے اس حملے کے موقع پر مکے کے باشندے جان کے خوف سے گھاٹیوں میں بکھر گئے اور پہاڑ کی چوٹیوں پر جا چھپے تھے۔ جب لشکر پر عذاب نازل ہو چکا تو اطمینان سے اپنے گھروں کو پلٹ آئے (ابن ہشام ج 1 ص 43/56) اور اس کے بعد سات اٹھ سال تک انہوں نے کسی بت کی پوجا نہیں کی بلکہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کی۔

قرآن کریم میں اس واقعہ کا تذکرہ موجود ہے۔ یہ واقعہ نبی ﷺ کی پیدائش سے صرف پچاس یا پچپن دن پہلے ماہ محرم میں پیش آیا تھا۔

قرآن مجید میں اسی سلسلہ کی ایک نہایت اہم شہادت پیش کی گئی ہے جس سے بتانا یہ مقصود ہے کہ اس گھر کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ فرمانے والا ہے! اور اس نے اس خطہ کو اس لیے چنا ہے کہ وہ آخری نور (وحی) کا مرکز و مہبط، نئے عقیدہ کا گہوارہ اور وہ نقطہ آغاز بنے جہاں سے اس عقیدے کے مقدس لشکر اطراف عالم میں ”جاہلیت“ کو شکست دینے اور ہدایت اور خیر کو قائم و برپا کرنے نکلے۔

اصحاب الفیل کا واقعہ اہل مکہ کے لیے کوئی پرانا یا افسانوی ہرگز نہ تھا، مکے کا بچہ بچہ اسے جانتا تھا، تمام اہل عرب اس بات کے قائل تھے کہ ابرہہ کے اس حملے سے کعبہ کی حفاظت کسی دیوی یا دیوتا نے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی تھی۔ اللہ ہی سے قریش کے سرداروں نے مدد کے

سن ۵۷۱ء غالباً فروری یا مارچ کا مہینہ ہوگا جب ابرہہ نامی شخص بلکہ یمن میں حبشی نچاشی کی جانب سے گورنر مقرر تھا۔ عیسائی ہونے کے ناطے ابرہہ خانہ کعبہ کی اہمیت اور اس کی برکت سے اہل عرب کی عزت و سیادت اور کامیاب تجارت سے سخت حسد میں مبتلا تھا۔ اس نے دنیا میں سب سے پہلے عبادت کی غرض سے بنائے گئے بیت اللہ کی اہمیت ختم کرنے کی غرض سے مختلف تدبیریں سوچیں۔ اسی ضمن میں اس نے دار الحکومت صنعا میں ایک بہت بڑا چرچ تعمیر کیا اور چاہا کہ اہل عرب کا رخ اس طرف پھیر دے۔ جب اس کی خبر بنو کنانہ (عرب قبیلہ) کو ہوئی تو کسی نے اس چرچ میں گھس کر اسے گندہ کر دیا اس کی دیواروں پر گندگی لپک کر دی۔ ابرہہ کو پتہ چلا تو سخت برہم ہوا اور ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر کعبہ کو مسمار کرنے کی غرض سے نکل کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے لیے ایک ہاتھی بھی منتخب کیا جبکہ اس کے لشکر میں کل نو یا تیرہ ہاتھی تھے۔ جب طائف پہنچا تو اہل طائف اتنے بڑے لشکر کو دیکھ کر ڈر گئے۔ اس نے ان سے مطالبہ کیا کہ مجھے خانہ کعبہ کا راستہ بتاؤ، پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا (کہ ہم اس گناہ میں شریک کیوں ہوں) پھر اس کے ڈرانے دھمکانے کے باعث ایک آدمی جس کا نام ابورغال تھا بطور رہنما اسے ساتھ لے لیا۔ ابورغال بھی ان لوگوں میں سے تھا جو لشکر ابابیل سے بچ گئے تھے اور طائف کے قریب جا کر مراور دیں دفن ہوا۔ جب ابرہہ یمن سے وادی محرم جو منی اور اور مزدلفہ کے درمیان ہے پہنچا تو ہاتھی بیٹھ گیا اور کعبہ کی طرف بڑھنے کیلئے کسی طرح نہ اٹھا۔ اس کا رخ شمال یا جنوب یا مشرق کی طرف کیا جاتا تو اٹھ کر دوڑنے لگتا لیکن کعبہ کی طرف کیا جاتا تو بیٹھ جاتا۔ اسی دوران اللہ نے ابابیلوں کا ایک جھنڈ بھیج دیا جس نے لشکر پر چھوٹے چھوٹے پتھر گرائے اور اللہ نے اسی سے انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنا دیا۔ کنکریاں چٹوٹی جتنی

لیے دعائیں مانگی تھیں اور چند سال تک قریش کے لوگ اس واقعہ سے اس قدر متاثر رہے تھے کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی۔ اس لیے سورہ الفیل کے ذریعے قریش کو یاد دلانا ضروری تھا تا کہ قریش کے لوگ خصوصاً اور اہل عرب عموماً اپنے دلوں میں اس بات پر غور کریں کہ محمد ﷺ جس چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ تمام دوسرے معبودوں کو چھوڑ کر صرف اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی جائے۔ نیز وہ یہ بھی سوچ لیں کہ اگر اس دعوت حق کو دبانے کے لیے انہوں نے زور و زبردستی سے کام لیا تو جس رب نے اصحاب الفیل کو تہس نہس کیا تھا، اسی کے غضب میں وہ گرفتار ہونگے۔ اس کا ایک سبق یہ بھی ہے کہ شعائر اللہ کی توہین سے دائمی ذلت نصیب ہوتی ہے جبکہ احترام سے عزت ملتی ہے۔

اس واقعے کی خبر اس وقت کی متمدن دنیا کے بیشتر علاقوں یعنی روم و فارس میں آنا فانا پہنچ گئی کیونکہ حبشہ کا رومیوں سے بڑا گہرا تعلق تھا اور دوسری طرف فارسیوں کی نظر رومیوں پر برابر رہتی تھی۔ وہ رومیوں اور اس کے حلیفوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کا برابر جائزہ لیتے رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد اہل فارس نے نہایت تیزی سے یمن پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ یہی دو حکومتیں اس وقت متمدن دنیا کے اہم حصے کی نمائندہ تھیں۔ اس لیے اس واقعے کی وجہ سے دنیا کی نگاہیں خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئیں، انہیں بیت اللہ کے شرف و عظمت کا ایک کھلا ہوا خدائی نشان دکھائی دیا اور یہ بات دلوں میں اچھی طرح بیٹھ گئی کہ اس گھر کو اللہ نے تقدیس کیلئے منتخب کیا ہے لہذا آئندہ یہاں کی آبادی سے کسی انسان کا دعویٰ نبوت کے ساتھ اٹھنا اس واقعے کے تقاضے کے عین مطابق ہوگا۔ تبھی چند دنوں کے بعد اللہ کی نظر رحمت ہوئی اور اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ اللہ کے متولی سردار عبدالمطلب کے معزز خاندان میں پیدا فرمادیا۔ آج بھی ساری دنیا اس عظیم اور آخری رہبر کی تعلیم و رہبری کی محتاج ہے۔ امن و انسائیت کے دھوکوں کا علاج انہی کی تعلیمات میں ڈھونڈتی ہے۔ فکر و نظر کی تیرگیوں میں شمع نجمی ہی سے اکتساب کرتی ہے۔ اور مجبور ہے کہ جانے انجانے میں اسی کی تقدیس و عظمت کو سلام کرے۔

مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی کی وفات پر تعزیتی پیغامات

۲۲ دسمبر بروز منگل انتہائی افسوسناک اطلاع پہنچی کہ معروف مذہبی سکالر 'مورخ اہل حدیث' عظیم خاکہ نویس مولانا محمد اسحاق بھٹی مختصر علالت کے بعد قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون!

وہ جماعت اہل حدیث کا عظیم سرمایہ تھے۔ انہوں نے دینی و تاریخی موضوعات اور مختلف شخصیات کے بارے میں تقریباً چالیس کتابیں لکھی ہیں جو ان کی طرف سے صدقہ جاریہ رہیں گی۔

جماعت غرباء اہل حدیث کی مجلس شوریٰ میں ان کی عظیم خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ امیر جماعت مولانا عبدالرحمن سلفی اور دیگر مرکزی علماء و مہران شوریٰ نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان سے دلی تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اہل حدیث جماعت کا یہ خلاء پرفرما دے۔ ﴿وَمَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعِزٌ﴾
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

۲۵ دسمبر کو بعد نماز جمعہ حضرت الامیر مولانا عبدالرحمن سلفی نے جامع مسجد محمدی برنس روڈ کراچی میں مولانا اسحاق بھٹی کی نماز جنازہ عابانہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔

مرکزی دارالامارت کراچی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے قائدین و ارکان کا مینہ و عاملہ نے ممتاز مذہبی سکالر 'عظیم مورخ اور نامور خاکہ نویس مولانا محمد اسحاق بھٹی کی وفات پر تعزیت اور گہرے غم کا اظہار کیا ہے۔ پروفیسر عبدالستار حامد امیر پنجاب، میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب، سرپرست پنجاب مولانا محمد نعیم بٹ، مولانا مفتی مبشر احمد مدنی، حافظ عبدالرزاق، پروفیسر سعید کلیروی، مولانا بہادر علی سیف، مولانا محمد ابرار ظہیر شیخ محمد اسحاق مولانا طارق جاوید شیخ محمد طاہر و دیگر ارکان کا مینہ و عاملہ نے ان کی دینی خدمات

کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا محمد اسحاق بھٹی علم و فضل کا گہرا سمندر تھے۔ انہوں نے حدیث، فقہ اور تاریخ میں جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا۔ بزم ارجنداں ان کی شاہکار تصنیف ہے۔ تحریک آزادی کے سپاہی اور دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے۔ مرحوم عجز و انکساری کا پیکر اور بے غرضی و بے لوثی کا حقیقی مظہر تھے۔ سادہ مزاج اور نیک طینت انسان تھے۔ وہ ملت اسلامیہ کا قیمتی سرمایہ تھے۔ ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلاء مدتوں پر نہ ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم بقول علامہ اقبال

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و در پیدا
کی تفسیر تھے۔ صوبائی رہنماؤں نے ان کی مغفرت، بلندی درجات، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور جملہ لواحقین کے لیے اللہ کے حضور صبر جمیل کی دعائیں بھی کیں۔

ابراہیم محمد ظہیر، سیکرٹری اطلاعات پنجاب

آج مورخہ ۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء بروز منگل علی الصبح تحریک آزادی کے عظیم مجاہد، برصغیر کے منفرد خاکہ نگار 'مورخ اہل حدیث اور ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحاق بھٹی (طیب اللہ ثراؤہ و جعل الجنة مثواؤہ) کی وفات حسرت آیات کی خبر پورے عالم اسلام میں بڑے رنج و غم کے ساتھ سنی گئی۔ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا بِمَا يَرْضَىٰ رَبُّنَا) قحط الرجال کے اس پر فتن دور میں ایک ایسی عبقری اور یگانہ روزگار شخصیت کا دنیا سے رخصت ہونا تمام مسلمانوں کے لیے کسی بڑی مصیبت سے کم نہیں اور سچ ہے (مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ) لیکن سوائے صبر و رضا کے ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں کہ (إِنَّا لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَكَلَهُ مَا أَعْطَىٰ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلٌ مُّسَمًّى) ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین حنیف کے لیے ان کی ہمہ جہت جہود و مساعی کو شرف قبولیت عطا کرے اور ان کے لیے ذخیرہ

آخرت بنائے۔ ان کی قبر کو راحت کدہ بنائے اور انہیں فردوس اعلیٰ کا مکین بنائے اور حضرت کے تمام پسماندگان، اعزاء و اقارب اور احباب و عقیدت مند حضرات کو صبر جمیل عطا کرے۔ (اللَّهُمَّ اجْزِنَا فِي مُصِيبَتِنَا وَاخْلُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ)
مرکز دعوتہ الجالیات (جمعیت اہل حدیث کویت) جملہ احباب، شیخ عارف جاوید محمدی (رئیس مرکز) جناب عبداللہ شاد (ناظم) ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد، شیخ عبدالخالق مدنی، سید حبیب اللہ بخاری، حافظ ابو بکر شفیق، حاجی حبیب الرحمن، حاجی محمد امین، ابو عمر (عبدالغفور محمد اسحاق)، ملک جاوید، ہمایوں اسلم، ابولکیم (محمد یوسف)، حاجی مظہر ریاض، حاجی محمد یونس، حاجی محمد ارشد، حاجی محمد رفیق صابر، عمران بھائی، حافظ شاہد شفیق، حاجی محمد امین حکیم، ڈاکٹر حبیب اللہ، قاری محمد سلیم سجاد، جناب طارق صاحب، حافظ حمید الرحمن، صہیب مظہر، محمد ہارون اور دیگر احباب مرکز، حضرت بھٹی صاحب رحمہ اللہ کے تمام اہل خانہ، اعزاء و اقرباء اور احباب و بستگان کے شریک غم ہیں اور مرحوم کے لیے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔ والسلام علیکم!

مرکز دعوتہ الجالیات - کویت

مرکزی جمعیت اہل حدیث انگلستان کے رہنما اور اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برٹنگھم کے چیئرمین مولانا محمد ابراہیم میر پوری شیر خان جمیل العمری، حافظ حبیب الرحمن ناظم اعلیٰ، مولانا شاہد انصاری خطیب لندن، حاجی الطاف حسین گلاسگو، انصاری برادران نورانو، چوہدری عبدالرزاق برٹنگھم، قاری محمد عظیم عارف ناظم اعلیٰ آزاد کشمیر و دیگر احباب نے 'مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی کی وفات حسرت آیات پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت تامہ اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث انگلستان

سیرت النبیؐ کا نفرنس رحیم یار خان

اہل حدیث ہفتہ فوری تحصیل رحیم یار خان کے زیر اہتمام 16 دسمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد الاسری اہل حدیث بل سی کالونی بر نے رحیم یار خان میں عظیم الشان سیرت النبیؐ کا نفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت اہل حدیث ہفتہ فوری تحصیل رحیم یار خان کے صدر راشد عباس کبہہ نے کی۔ کانفرنس کا آغاز حافظ سعید العیصل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جبکہ نعت رسول مہفول کی سعادت آفتاب احمد انقلابی نے حاصل کی۔ شہزاد محمود ملوچ شیخ بیکر ٹری تھے۔ کانفرنس میں علامہ حافظ محمد نجم حنیف مولانا ضیاء الحق جانناڑ مولانا عبدالحق حقانی اور مولانا منظور احمد طہات کیے۔ قاری نواز الحق باجوہ کی دعا کانفرنس اختتام پزیر ہوئی۔

منجانب عبدالرحیم عثمان چیئرمین نظم و اشاعت AYF رحیم یار خان

طلبہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا شاندار اعزاز

تمام جماعتی حلقوں میں بے پناہ تہنیت سرت کے ساتھ سنی گئی کہ نوید ضیاء فاؤنڈیشن گورنوالہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بین المدارس فی البدیہہ تقریری مقابلے میں جامعہ سلفیہ کے ہونہار طلبہ نے بالترتیب اول دوم پوزیشنیں حاصل کیں۔ اول انعام قاری سلمان بشیر نے مونر سائیکل جبکہ دوم انعام عبدالرحمن انور نے لیپ ٹاپ حاصل کر کے جامعہ سلفیہ کا نام روشن کیا۔ پرنسپل جامعہ چودھری محمد یونس ظفر نے کامیاب طلبہ کو مبارک باد پیش کی اور کہا یہ جامعہ سلفیہ کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان طلبہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ شعبہ نشر و اشاعت ادارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

انہما تشرک

بہم اہل حدیث ہفتہ فوری ضلع پاکپتن کی نامزدگی پر جناب حافظ ذاکر الرحمن صدیقی حافظ محمد فضل افضل شیخ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ چیئرمین قاری محمد یونس یزدانی صدر محمد طاہر بھٹہ جنرل بیکر ٹری محمد یونس ناظم مالیات حافظ محمد عثمان معاون صدر قاری عبدالمنان معاون بیکر ٹری جنرل قاری محمد بلال شاہ۔ منجانب: قاری محمد یونس قلوب طاہر ناظم ضلع پاکپتن

دعائے صحت

تسبیح شریک اللہ لکھوی، بن مولانا معین الدین لکھوی کی طبیعت گذشتہ چند ہفتوں سے ناساز ہے ان کی صحتابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ دہ گوریکیم محمد یحییٰ عزیز دہروی کوٹ رادھا کشن

اخبار الجماعۃ

مشاعر مقدسہ میں نئے ترقیاتی منصوبوں کا خیر مقدم

حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے صوبائی چیئرمین حافظ شفیق کاشف نے سعودی حکومت کی طرف سے منی، عرفات اور مذلفہ میں موجودہ سٹم کوپ گریڈ کرنے کے منصوبے کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کی اعلیٰ حج کمیٹی نے گورنر مکہ کرمہ خالد الفیصل کی سربراہی میں عازمین حج کو سہولیات کی فراہمی کے لئے انقلابی فیصلے کئے ہیں، گذشتہ سال دوران حج منی میں ہونے والے حادثے کو سامنے رکھتے ہوئے جو انتظامات کئے جا رہے ہیں ان کی تکمیل سے مستقبل میں ایسے سانحات کے واقع ہونے سے بچا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ مشاعر مقدسہ کی اپ گریڈیشن تمام اسلامی ممالک کا مشترکہ اور دیرینہ مطالبہ تھا۔ یہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے سعودی حکومت کی طرف سے کیے گئے اعلان سے عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ انہوں نے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ عازمین حج کی اجتماعی تربیت اور سعودی عرب میں راہنمائی کے لیے دنیا کی تمام معروف زبانوں سے استفادہ کیا جائے۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوب) عازمین حج کی اجتماعی تربیت کا اہتمام کرے گی جس میں سعودی عرب میں نقل و حرکت، آمد و رفت اور مشاعر مقدسہ میں مناسک حج کی ادائیگی سے متعلق مکمل معلومات فراہم کی جائیں گی۔ ہوب کے صوبائی چیئرمین نے کہا کہ سعودی عرب میں ٹرانسپورٹ اور قیام و طعام سے متعلق دیگر سروسز کو بھی بین الاقوامی معیار سے ہم آہنگ کرنے کی اشد ضرورت تھی لہذا سعودی اداروں کی موجودہ پیش رفت ایک خوش آئند اقدام ہے۔

دعائے صحت

مولانا عبدالرزاق مسعود سابق نائب امیر برطانیہ (حال میاں چنوں) کا گذشتہ ہفتے کمر کا بڑا آپریشن ہوا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے دو ماہ آرام کا مشورہ دیا ہے۔ آپریشن بہاولپور و کنویریہ ہسپتال میں ہوا۔ جملہ قارئین موصوف کی صحت کاملہ و دعا جملہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہم اشفہ شفاء کاملًا عاجلاً۔ (ادارہ)

ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقیہ الاسلام ”مدرسہ غزنیہ“ 4 شیش محل روڈ لاہور میں ماہانہ درس قرآن جناب پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں (پونچھ روڈ لاہور) بتاریخ 18 جنوری 2015ء بروز سوموار بعد نماز مغرب ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ عورتوں کے لیے بروہ کا انتظام ہونا اور درس کے اختتام پر توضیح بھی کی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

الدرای الی الخیر: سید جنید غزنوی مہتمم دارالعلوم رابطہ کے لیے: 0313-4600183

نامزدگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل پاکپتن کے لیے سید سلیم ڈوگر کو بطور بیکر ٹری نشر و اشاعت، مزدکر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جماعت اور دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! منجانب: سید عمر فاروق شاہ ناظم تحصیل پاکپتن

سیرت النبیؐ کا نفرنس خانیور

علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانیور رحیم یار خاں کے زیر اہتمام 40 ویں سالانہ سہ روزہ عظیم الشان آل پاکستان اہل حدیث ”سیرت النبیؐ کا نفرنس“ بتاریخ 25، 26، 27 مارچ بروز جمعہ ہفتہ اتوار اعلیٰ روایات اور شان شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔ کانفرنس میں قائدین اہل حدیث کے علاوہ ملک بھر سے محدثین، مفکرین، مجاہدین، دانشور، علماء، خطباء، قراء و شعراء اور زعمائے ملت کی تشریف آوری متوقع ہے۔ احباب و اخوان متعلقین، مخلصین اور فیض یافتگان بطور خاص تواخیخ نوٹ فرمائیں اور کانفرنس کی شاندار کامیابی کے لیے ابھی سے سرگرم عمل ہو جائیں۔ (ادارہ)

ضرورت خطیب و معلم

مرکز اہل حدیث L-96/15 نزد میاں چنوں کے لیے ایک قابل محنتی عالم دین مقرر کی ضرورت ہے۔ ان کی اہلیہ اگر عالمہ معلمہ ہوں تو مزید خوشی کا باعث ہے تاکہ وہ جماعت کے مدرسہ البنات میں مدرسہ بھی ہوں اور نگران بھی۔ دونوں کی حسب لیاقت باقاعدہ خدمت کی جائے گی۔ ان شاء اللہ! منجانب عبدالرزاق مسعود امیر L-96/15 0306-8775456 - 065-2021545

سیرت النبیؐ کا نفرنس

حب رسولؐ کا تقاضا ہے کہ آپؐ کی سنت مطہرہ پر عمل کیا جائے۔ اتباع رسولؐ ہی میں مسلمانوں کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر مولانا عبداللہ ثار نے جامع مسجد اہل حدیث بھنگالہ ملہیاں میں سیرت النبیؐ کا نفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ زبانی کلامی محبت رسولؐ کا اظہار کرنا اور بات ہے جب کہ اپنے عمل سے رسولؐ کی پیروی کرنا ہی اصل محبت کی نشانی ہے۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد صدیق انجم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعت رسولؐ مقبول کی سعادت مولانا عبدالوہاب صدیقی نے حاصل کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض بدو مہلی کے ناظم نذیر احمد اسد نے ادا کیے۔ کانفرنس کی صدارت چودھری مشتاق احمد مہلی نے کی اور علماء نے خطابات کیے۔ کانفرنس کے آخر پر تمام حاضرین کے لیے چوہدری اعجاز احمد مہلی کی طرف سے پر تکلف کھانے کا انتظام کیا گیا۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی نامہ نگار بدو مہلی

درس قرآن مجید

22/11/2015 کی صبح بعد نماز فجر چک نمبر T.D.A-85 میں حضرت حافظ اشتیاق صاحب نے درس قرآن دیا اور احباب سے ملاقات کی۔ بعد ازاں چک نمبر TDA-94 میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر کے بعد احباب سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔

منجانب: حافظ محمد احمد ناظم نشر و اشاعت تحصیل کھروڑ، ضلع لیہ

ترہیتی نشست

مرکزی جمعیت اہل حدیث 62/E.B گجراں والا کے زیر اہتمام صبح 9 بجے 29 نومبر 2015ء کو مرکز توحید والہ اہل حدیث 62/E.B تحصیل عارفوالہ میں ترہیتی نشست برائے علمائے کرام منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر پروفیسر میر احمد گجر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے خصوصی لیکچر دیا۔

منجانب: قاری بلال شاد گجر ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

خطبات جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع رحیم یار خان کے ناظم حافظ محمد اسلم حنیف صاحب نے مؤرخہ 25 دسمبر کا خطبہ جمعۃ المبارک جامعۃ الفاروق رحیم یار خان میں ارشاد فرمایا جبکہ ان کی عدم موجودگی میں جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور میں خطبہ جمعۃ جامعہ کے مدیر تعلیم مولانا ضیاء الحق جاناب نے خطبہ پڑھا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

ڈاکٹر حافظ طاہر محمود اور خالد سیال کو صدمہ

گزشتہ دنوں ڈاکٹر حافظ طاہر محمود نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے برادر اکبر حاجی محمد اسحاق آف فیصل آباد اور خالد سیال ناظم شعبہ سیاسی امور کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں داخلہ نصیب فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

شرکاء غم: ارکان کاہنہ دیگر احباب جماعت میڈیا سیل اسلام آباد

مولانا حکیم محمد یحییٰ ڈاہروی کو صدمہ

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور کے معاون مدیر حکیم مولانا محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کی خالہ محترمہ اور بھائی محمد عاشق بن غلام قادر خان جندراں اوکاڑہ کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ تہجد گزار پابند صوم و صلوٰۃ اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف ڈاہروی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مولانا عبدالقادر، مولانا عبدالرحمن، الشیخ عنایت اللہ امین، مولانا محمد حسن ڈاہروی سمیت سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں مقام دے۔ آمین!

حکیم عبدالغفور زابد کوٹ رادھا کشن قصور

احمد اللہ سلیم کو صدمہ

27 دسمبر 2015ء بروز اتوار حافظ احمد اللہ سلیم کی بیٹی کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نماز جنازہ میں امیر شہر میاں خالد سیف اللہ ناظم سٹی حافظ محمد زکریا اور ذوالفقار علی چوہدری ایوب کبہ اور ڈاکٹر محمد فہیم سمیت دیگر احباب نے شرکت کی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم شہر کوٹ رادھا کشن

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سلاوالی کے نائب امیر جناب چوہدری محمد سلیم گجر (126 جنوبی) کی والدہ 20 نومبر کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نہایت صالح خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: امیر و ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سلاوالی

گزشتہ دنوں سیف الرحمن خان رئیس جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئلہ محمد ظریف خان شورکوٹ کی اہلیہ محترمہ بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور مولانا محمد رفیق شورکوٹی کے بھائی محمد سعید بھی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئلہ محمد ظریف خان شورکوٹ میں ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت سرپرست جامعہ مولانا عبدالرشید مجازی صاحب نے کی جس میں جامعہ کی انتظامیہ اور اساتذہ نے شرکت کی۔ مرحومین کے لیے دعا مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

قاری محمد حمزہ کی پرنسپل جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئلہ محمد ظریف خان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

دوپرائیز ایم اکرام منغل (ماہر ٹیک) مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائیڈ لائوڈ سپیکر اینڈ سائڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیڈ آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارشیٹڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام نئی پیش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

کورسز ریڈیو ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر

70010101053034

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر

034575451199

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی

نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

رابطہ نمبر

0345-7545119

0313-7545119

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور دوائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ غوثی بخش ہوں اور نکلے کباب روست بروٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفا کی امید رکھی جائے ای طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ کام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توحہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا ساتھ لیکچرار ہوں اور دوا اور ڈائیک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں۔ نہ انخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفا کے کاملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	بہرہ من	بل بتری	کالی کھانسی	بھکھد	اٹھرا	بال کرتا	وال کی کھچ
شقیقہ	رال بہنا	مرگی	پلورسی	بولنا بند ہونا	بے اولادی	بال سفید ہونا	کمی ہرم
نسیان	سوندھ کے ہمالے	خاموش ہون	بلڈ پریشر	سسل لیول	دج المعامل	کنجاہیں	ہیورلیٹا
خواب میں ڈرنا	سوندھ سے بدبو	سراسام	دل کا ڈوبنا	آتشک	کمر درد	غلی خون	عنات
خواس باخند ہونا	بھوک بند ہونا	کیرہ	داجی قبض	امراض مردانہ	الرجی	قالج	ایزوپرسما
سکتہ	شوگر	دمہ	آستوں کے زخم	امراض زنانہ	برص	اصطالی کردی	سدا جوانی

Email : hakeemkarimbhatti@outlook.com

الکریم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804, 4226706-0300-6430029

محمد زیشان ربانی
0343-6007696

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک، ہارڈ ویئر اور مختلف سپریم پائرس اور مرمر کا کام تمام کی پیش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

ایمپورٹڈ
U.P.S.

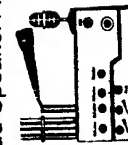
مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیز ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پراٹے ایمپلی فائر، پونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سیٹل، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمر کو ایفائیڈ میکینک کے پاس تشریف لائیں۔

AI-Fatah
Loud Speaker Amplifier



بدایا نیر محمد عثمان

نیاں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام

جائع مسجد رتقوی H بلاک وفاقی کالونی لاہور

منجانب
حافظ حسین
ممتازین

خطیب مرکز ہذا

نائب ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

مہرہ مرکز مساجد کشی لاہور
0321-2222574

وفد علاہ
رضا محمد
حفظہ اللہ

ڈاکٹر عبد الغفور راشد کواڈیغور وزیر اعلیٰ

ڈاکٹر الرحمن صدیقی
AYF

قاری محمد خالد مجاہد

محمد حنیف پانی
آب کاسمی

9
16
جنوری

روز
ہفتہ
عشاء
بعد نماز

مسک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فورکلرنگس
خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

✽ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔

✽ اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام

✽ نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات

✽ اثبات رفع الیدین

✽ سورۃ فاتحہ خلف الامام

✽ اثبات توحید (ایک سوال کی دس شکلیں)

تمام مسجد اہل حدیث کے منتظمین مذکورہ بالا مکمل سیٹ مفت منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں نمایاں جگہ پر آویزاں
کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

نوٹ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس وعدے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد حسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473



مرکزی جمعیت اہل حدیث رحیم یار خان کے زیر اہتمام

امین الفوز

ابن سہیل
اہل اسلام کی پہلی شریعت

خواتین کے لئے ہونے کا
خواتین انتظام ہوگا

نور پرواز

آشاور
ایمان
بڑھائے

فقید
المثال

تبلیغی
طریقہ

خطبہ جمعہ المیزان

آغاز خطبہ 12:45 بجے

فرقہ وادارست
کے بالاتر

بیت القرآن

مرکز اسلام اہل حدیث المعروف **ثناء اللہ** قصوی منہار روڈ نزد وائرس پل
منہاج اسلام اہل حدیث والا مرکز رحیم یار خان

8 جنوری 2016 کا خطبہ جمعہ

حضرت مولانا محبوب محمد صاحب
حافظ حمزہ شاہد
قاری حمزہ شاہد
قاری حمزہ شاہد
قاری حمزہ شاہد

یکم جنوری 2016 کا خطبہ جمعہ

حضرت مولانا محبوب محمد صاحب
حافظ عبداللہ سلیم
قاری عبداللہ سلیم
قاری عبداللہ سلیم
قاری عبداللہ سلیم

25 دسمبر 2015 کا خطبہ جمعہ

حضرت مولانا محبوب محمد صاحب
حافظ طارق العابدین
قاری طارق العابدین
قاری طارق العابدین
قاری طارق العابدین

29 جنوری 2016 کا خطبہ جمعہ

حافظ ذکری الرحمن صدیقی
قاری ذکری الرحمن صدیقی
قاری ذکری الرحمن صدیقی
قاری ذکری الرحمن صدیقی
قاری ذکری الرحمن صدیقی

سعادت عمرہ سے واپسی پر 15 جنوری 2016 کا خطبہ جمعہ

حافظ شہاب الدین
قاری شہاب الدین
قاری شہاب الدین
قاری شہاب الدین
قاری شہاب الدین

شعبہ تبلیغ مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث رحیم یار خان 0300-9679796

پیش کشی: اہل بیت مسجد، قبا اہل بیت مسجد، کوئٹہ مسجد، کوہ پربت اہل بیت راجوال

22 جنوری 2016

آذان صبح



اجتماعی خطبہ

المساک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علاء الدینی صاحب

محمد اقبال صاحب

پیش کشی: اہل بیت مسجد

پیش کشی: اہل بیت مسجد، قبا اہل بیت مسجد، کوئٹہ مسجد، کوہ پربت اہل بیت راجوال

فقیر بارگاہ صمدانی فضیلۃ الشیخ

عبدالرزاق صاحب

مدیر شعبہ دعوت و اصلاح جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور

مدیر جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للذہبات غنیہ علیہم و آلہم و سلم

(استقبالیہ)

قاری عبداللطیف ساجد صاحب، قاری بشیر ساجد صاحب، مولانا احمد سلفی صاحب، قاری عتیق الرحمن صاحب، قاری نوید قمر صاحب، قاری عبدالحمید صاحب، مولانا حاجی امجد بانی صاحب، حافظ عبدالباسط صاحب، مولانا مشتاق ربانی صاحب، چوہدری محمد لیاقت صاحب، نوجی محمد انور شاہ صاحب، حافظ عبدالرحمن صاحب، حافظ محمد عرفان صاحب، محمد مدثر صاحب، عبدالجبار ڈوگر صاحب، محمد یونس صاحب خزانچی، محمد شریف صاحب، محمد مکرم صاحب، محمد عبداللہ صاحب، محمد عمران صاحب، حافظ محمد عرفان صاحب، محمد لیاقت صاحب، محمد وسیم صاحب، حافظ محمد عامر صاحب

0300-4726887
0301-4143265
0302-4887687

انجمن طلباء دین راجوال کہنہ ضلع قصور

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کر چلا ہوں صدیوں گلشن کی فضاء مجھے یاد کرے گی!

فاری عبدالرحیم صدیقی

2016

27

26

25

اتوار

وقت

جہاد

خاپو

الشيخ الفاضل



زیر امارت

عالمِ اسلامی عظیمی، سجادہ جامعہ سیدہ اہل بیتؑ خانپور حمید پارخان کے زیر اہتمام

40 دس سالانہ روزہ عظیم الشان آل پاکستان اہل حدیث ”سیرت النبی کانفرنس“ بتاریخ **25، 26، 27** مارچ، بروز جمعہ، ہفت، اتوار اعلیٰ ردایات اور شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔ کانفرنس میں قائدین اہل حدیث کے علاوہ ملک بھر سے محدثین، مفکرین، مجاہدین، دانشور، علماء، خطباء، قراء و شعراء اور زعمائے ملت کی تشریف آوری متوقع ہے۔ احباب و اخوان کے متعلقین، مخلصین اور فیض یافتگان بطور خاص تواریخ نوٹ فرمائیں اور کانفرنس کی شاندار کامیابی کیلئے ابھی سرگرم عمل ہو جائیں۔

عَلِيمٌ حَافِظُ الْحَرَمِ

عَلِيمٌ حَافِظُ الْحَرَمِ

عَلِيمٌ حَافِظُ الْحَرَمِ

جامعہ شعبہ دعوت تبلیغ المدظلہ الشریف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اچھا

والله اعلم
والفوز والسلام

Weekly **AHL-E-HADITH**

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876



خُدَامُ الْحَرَامَيْنِ

KHUDAM-UL-HARMAIN

INTERNATIONAL (PVT) LTD.

TRAVELS & TOURS

Govt. Lic No: 4310

Govt. KSA No: 4370

MORA ENR No: 3243

(CEO) HAFIZ SHAFIQ KASHIF

- ▶ Hajj & Umra Services
- ▶ Worldwide Hotels

- ▶ Air Ticketing
- ▶ Visa Services



P-156, B/7, Basement Ashraf Butt Centre, Circular Road, Faisalabad-Pakistan.

Tel: +92-41-2636371-72-73, 2412048 Fax: +92-41-2412049

E-mail: Khudamulharmain@hotmail.com, Website: www.khuddam.pk